BADR – QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | مسیح وقت مہدی ہم مجدد پسران صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۰ | ۳ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق جنوری ۱۹۱۱ء | نمبر ۹ و ۱۰

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ وایدہ الرحمٰن کی زیارت سے اکثر احباب جلسہ سالانہ پر مشرف ہو چکے ہیں۔ ایام جلسہ پر زخمون کا روزانہ ڈریسنگ ہوتا رہا تھا اور اب پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اب زخم بالکل اچھے ہو گئے ہیں اور پٹی اتار دی گئی ہے۔ البتہ ایام جلسہ میں کثرت ملاقات احباب اور ان کو پند و نصائح میں مصروف رہنے کے سبب کوفت بہت ہو گئی تھی۔ نیز دو دانت جو بہت درد کرتے تھے نکلوائے گئے۔ اگرچہ پہلے سے ہلتے تھے۔ تاہم ان کے نکالنے سے بھی تکلیف ہو گئی۔ اور بعض بخار ہوتا رہا۔ اب بفضلہ تعالیٰ بخار نہیں ہے اور دانتون کا درد نکلوانے سے اچھا ہو ناہی تھا۔ لیکن پیر اور سنگل دورہ درد عصابہ رہا۔ کسی وقت درمیان میں وقفہ ہو جاتا ہے۔ کسی وقت پھر شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر امید ہے کہ جہان وہ تکلیف دور ہوئی۔ یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ دور ہو جاوے گی۔ گذشتہ یوم الاحد کی رات کو حضرت نے خواب میں دیکھا کہ مکان میں دو سانپ ہیں۔ پہلے ایک مارا گیا۔ اور پھر دوسرا بھی مارا گیا۔ باوجود اس قدر تکلیف کے حضرت صاحب جیسا کہ احباب دیکھ گئے ہیں۔ ہر وقت ایک راحت اور خوشی کی حالت میں رہتے ہیں۔ کوئی اضطراب نہیں کوئی گھبراہٹ نہیں۔ کوئی بیمارون کا سا چڑچڑا پن نہیں ہے۔ کیون نہ ہو خدا تعالیٰ کے برگزیدون پر خدا کی طرف سے سکینت نازل ہوتی ہے۔ وہ ہر حالت میں اپنے رب کے ساتھ راضی ہیں۔ فرمایا دانت نکلے تو ٹھنڈا پانی پینے کو مل گیا۔ ایک تکلیف ہوتی ہے۔ تو اس کے عوض میں ایک آرام بھی مل جاتا ہے۔

مبارکبادی ہمارے آقا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے مرزا عزیز احمد صاحب احمدی بی۔ اے کا نکاح لاہور میں ہوا اسکی اطلاع دے چکے ہیں اب دلھن کا رخصتانہ ہوا۔ اور میرزا عزیز احمد صاحب اپنی اہلیہ کو لے کر قادیان آئے۔ سب سے پہلے دولہا دلھن حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور میں حاضر ہوئے اور بیعت کی اس کے بعد یہان بھی ولیمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس قران السعدین کو مبارک کرے۔ خان بہادر میرزا سلطان احمد صاحب بھی آئے تھے۔ مگر جلد واپس تشریف لے گئے۔

جو احباب وی پی واپس کر چکے ہیں انکی خدمت میں باادب التماس ہے کہ اب خود ہی قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ فرماوین اور نقصان وی پی ۲ر فی پرچہ بھی ارسال کر کے مشکور فرماوین۔

اہل بیت حضرت مسیح موعود بخیر و عافیت ہیں۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بھی بخیریت اسی جگہ رونق افروز ہیں۔ نماز جمعہ جب سے آپ آئے ہیں آپ ہی پڑھاتے ہیں۔ چنانچہ خطبے ہدیہ ناظرین ہوتے رہتے ہیں۔ سیٹھ عبدالرحمان صاحب بھی ہنوز اسی جگہ تشریف فرما ہیں۔

اس وقت جب کہ آخری کاپی پریس میں جاتی ہے جلسہ پر آئے ہوئے تمام احباب رخصت ہو چکے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام مدرسہ احمدیہ ہر دو کھل گئے ہیں۔ تین چار روز سے یہان بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ رات کو بادل گرجتی۔ کسی وقت بارش ہو جاتی ہے۔ خشکی سے بعد پڑی ہے۔

سال جدید جو یکشنبہ کو شروع ہوا ہے اور ہجری سال جدید جو چہار شنبہ کو شروع ہوتا ہے۔ احباب کو مبارک ہون۔ اللہ تعالیٰ اس نئے سال کی رحمتون و برکتون سے ہم کو مالا مال کرے اور اس کے درمیان جو شر ہو اس سے محفوظ رکھے۔

اطلاع بسبب علالت طبع حضرت خلیفۃ المسیح ضمیمہ درس قرآن فی الحال نہیں چھپ سکتا۔ ۱۸ نومبر سے درس بند ہے پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن تک ختم ہو چکا ہے۔

درثمین فارسی مکمل چھپ کر تیار ہے!

درثمین اردو مکمل یعنی جسمین وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک اردو اشعار صحیح ہیں وہ ۳ر کو دی جاوے گی۔ اور درثمین فارسی جس میں ۲ یوم الوصال تمام فارسی اشعار درج ہیں۔ باوجود ضخامت صرف بلغ ... لیجائے چھپ آنے کے۔

منیجر بدر

(بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع کیا گیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از جناب میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی

رباعیات

(۱) مقام حق مقام انبیا ہے ‍ ‍ ‍ نبوت سے مقام حق ملا ہے
نشان حق ہیں وہ جن ان سے ظاہر ‍ ‍ ‍ نبوت راز توحید خدا ہے

(۲) کلام حق وہ ہے جو حق دکھائے ‍ ‍ ‍ ہمیں باطل کی راہوں سے بچائے
ہمیں عیب و صواب اپنا بتا کر ‍ ‍ ‍ بنا کر پاک و صاف حق سے ملائے

(۳) کلام حق بجبریل امیں ہے ‍ ‍ ‍ مہر ختم نبوت کا نگیں ہے
کلام اللہ کی ہے شان اس سے ‍ ‍ ‍ وہی ذی العرش اعلیٰ کا مکیں ہے

(۴) محمدؐ کو ہوئی تعلیم قرآں ‍ ‍ ‍ معلم جس کا ہے خود رب رحماں
خدا نے اپنی شاگردی میں لیکر ‍ ‍ ‍ بنایا اس کو پھر اُستاد دوراں

(۵) محمدؐ مظہر شان خدا ہے ‍ ‍ ‍ محمدؐ خاتم کل انبیاء ہے۔
خزانہ ہر صداقت کا ہے قرآں ‍ ‍ ‍ خدا سے جو محمدؐ کو ملا ہے

(۶) جو دام نفس شیطاں میں پھنسا ہے ‍ ‍ ‍ وہی نور محمدؐ سے جدا ہے
خدا نے اس بشر کو کر کے پیدا ‍ ‍ ‍ ثبوت اپنی خدائی کا دیا ہے

(۷) تعجب کیا ہے دیکھو اس جری کو ‍ ‍ ‍ ملی ہے جو محمدؐ مصطفیٰؐ کو
بتائیگی تمھیں خود وضع فطرت ‍ ‍ ‍ کرامات سنت خیر الوریٰ کو

(۸) دکھائی خود خدا نے شان اسلام ‍ ‍ ‍ کیا خود نیکیوں کا اسے اکرام
محمدؐ ہوگیا جب ان کا ہادی ‍ ‍ ‍ پلٹ دی اُسنے انکی صبح اور شام

(۹) کرشمہ قدرت حق کا دکھایا ‍ ‍ ‍ بہت صدیوں کے مُردوں کو جلایا
بنایا وحشیوں کو اسنے انساں ‍ ‍ ‍ کیا سیدھا خدا سے جا ملایا

(۱۰) ظہور حق میں جسکی یہ ادا ہو ‍ ‍ ‍ کوئی اب اس سے بڑھکر اور کیا ہو
شرافت ہے اسی انساں کا حصہ ‍ ‍ ‍ شرف جسکو محمدؐ سے ملا ہو۔

خدا کی دُنیا

دنیا کا خدا خدا کی دُنیا ‍ ‍ ‍ ہے جانتے ہیں کس بلا کی دنیا
بچہ سے جواں جواں سے بوڑھے ‍ ‍ ‍ پھر قبر میں۔ کس فنا کی دُنیا
چمٹتا ہے کہ ہو نہ جائیں مفلس ‍ ‍ ‍ یوں کٹتی ہے اغنیا کی دُنیا
در در پہ پھرے ہے بھیک مانگتے ‍ ‍ ‍ ذلت کی ہے یوں گدا کی دُنیا
ماں باپ نہ خویش و اقربا کے ‍ ‍ ‍ آزاد ہے بینوا کی دُنیا
اقبال کبھی کبھی ہے ادبار ‍ ‍ ‍ ہر ایک کی ہے یوں فنا کی دُنیا
جینے کی خوشی پہ موت کا غم ‍ ‍ ‍ ڈھونڈتا ہو کہاں بقا کی دُنیا
ہیں چور کہیں کہیں ہیں رہزن ‍ ‍ ‍ یہ جو سکی وہ جفا کی دُنیا
دنیا میں ہو مال و زر کا سودا ‍ ‍ ‍ کہتے ہیں یہ اشقیا کی دُنیا
دنیا ہو تو فکر آخرت کی ‍ ‍ ‍ یہ دنیا ہے انبیا کی دُنیا
ہاں لغزش پا اب سنبھلیا ‍ ‍ ‍ اور دیکھ لے اصفیا کی دُنیا
اے نفس بشر تو مطمئن ہو ‍ ‍ ‍ اور چھوڑ دے ماسوا کی دُنیا
دنیا کہ جو ہو خدا کی خاطر ‍ ‍ ‍ سن لو وہ ہے مصطفیٰؐ کی دُنیا
دُنیا میں بھی آخرت تھی منظور ‍ ‍ ‍ کیا خوب تھی رہنما کی دُنیا
دنیا میں بھی باخدا رہے وہ ‍ ‍ ‍ دُنیا تھی وہی خدا کی دُنیا
بچے بھی تھے بیویاں تھیں اور نوکر ‍ ‍ ‍ تھی سب سے خلا ملا کی دُنیا
اس شغل میں شغل حق نہ بھولے ‍ ‍ ‍ کیا پاک تھی باخدا کی دُنیا
تھے شامل خلق در اصل حق ‍ ‍ ‍ باعہد تھی باوفا کی دُنیا
جلوت بھی تھی ساری ان کی خلوت ‍ ‍ ‍ کیا صاف تھی بے ریا کی دُنیا
ہوتی تھی نہ غیر حق کسی سے ‍ ‍ ‍ دلدادۂ دلربا کی دُنیا
ہر حال میں مظہر خدا تھی ‍ ‍ ‍ آئینہ حق نما کی دُنیا
دُنیا جو خدا ہمیں ملا دے ‍ ‍ ‍ ہے سرور انبیا کی دُنیا
اے طالب آخرت کہاں ہو ‍ ‍ ‍ دُنیا ہے یہی وفا کی دُنیا
اے طالب نفس اہل دل ہو ‍ ‍ ‍ تا پائے تو مصطفیٰؐ کی دُنیا
دُنیا میں کرو تلاش ڈھونڈو ‍ ‍ ‍ اس سید اتقیا کی دُنیا
آؤ تمھیں قادیاں دکھائیں ‍ ‍ ‍ کس ڈھب کی ہے اس فضا کی دُنیا
بستے تھے یہاں غلام احمدؐ ‍ ‍ ‍ دکھلاتے تھے پیشوا کی دُنیا
جا دیکھئے ہیں وہاں پہ نور دین کے ‍ ‍ ‍ ہے احمدؐ مجتبیٰ کی دُنیا
دیکھو تو وہاں کے روز و شب بھی ‍ ‍ ‍ اس بندۂ باصفا کی دُنیا
دُنیا میں ہے کوئی دن کا جینا ‍ ‍ ‍ یہ دین کی ہے ضیا کی دُنیا
ملتا ہے وہاں سے نور قرآں ‍ ‍ ‍ اس نور کی ہے ہدیٰ کی دنیا
مسلم ہو تو پھر بنو مسلماں ‍ ‍ ‍ یوں ملتی ہے مصطفیٰؐ کی دُنیا

حامد کی بھی ایک بات سن لو
اس دُنیا سے تو خدا کی دُنیا

درخواست

برادرم امام الدین کشمیری مونگ ملتجی ہیں کہ میرے بچے ہر وقت بیمار رہتے ہیں تمام احباب دردِ دل سے دعا کریں۔

ضرورت ملازم

ایک انٹرنس پاس احمدی جسکا ہینڈ رائٹنگ بہت اعلیٰ ہو۔ نوجوان مضبوط ہو اگر ۳۰ کی ملازمت چاہتا ہے تو دفتر ہیمسے خط و کتابت کرے۔ جلدی۔

ایک ہندو خریدار کا شکریہ

مکرم و معظم شاہ سرن صاحب بنارسی نہایت ہی شکریہ کے مستحق ہیں کہ نہ صرف آپ بدر کے خریدار ہیں بلکہ اب دو صد روپیہ سالانہ دینا منظور فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص کو قبول فرمائے اور اس آفتاب صداقت کی شعاعوں سے ان کے سینہ صافی کو منور کرے۔ جس کی جھلک ان میں دیکھی جاتی ہے۔

مبارک جوڑے

نہایت ہی مسرت سے یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ ۲۷۔ دسمبر کو حضرت صاحبزادہ محمود احمد ایدہ اللہ الاحد نے ایک نہایت لطیف خطبہ کے بعد مندرجہ ذیل تین نکاحوں کا اعلان فرمایا

(۱) ہمارے مکرم و معظم پروپرائٹر بدر میاں معراج الدین عمر صاحب کے فرزند ارجمند میاں نذیر احمد صاحب کا نکاح محمودہ بنت میاں چراغ الدین صاحب سے۔ مہر ایک ہزار

(۲) میاں عبد المجید ولد میاں چراغ الدین صاحب کا نکاح رقیہ بیگم بنت میاں معراج الدین صاحب سے مہر ایک ہزار۔

(۳) شیخ فضل کریم ولد شیخ عطا محمد صاحب کا نکاح فاطمہ بنت میاں نبی بخش صاحب سے مہر ایک ہزار

اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو مبارک کرے۔ ان سے صالح اولاد پیدا ہو جو خدا کے برگزیدہ نبی مسیح موعود کی خادم ہو۔ خدا کے کریم فضل و عطا سے معراج ترقی کو پہنچیں۔ دین کے چراغ بنیں اور ہر قسم کے مجد کو حاصل کریں اور دُنیا و آخرت میں مقام محمود سے بہرہ یاب ہوں۔ اللھم آمین

انصار بدر

چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار بدر کا چندہ جس قدر کہ آپ وی پی کریں میں دینے کو بالکل تیار ہوں کیونکہ مجھے سب اخباروں سے یہ زیادہ پیارا اخبار ہے۔ میں بارہ ۱۲ اخباروں کا خریدار ہوں لیکن جس دن بدر کے آنے کا دن ہوتا ہے اسدن اور ہی خوشی اور چین ہوتا ہے۔

درخواست دعا

سید انعام رسول صاحب کٹک سے اپنی بیمار والدہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نماز جنازہ

پیر افتخار احمد صاحب اپنی مرحومہ لڑکی سعیدہ بیگم اور اپنے لڑکے مرحوم نثار احمد کے لئے اور برادر سربلند صاحب اپنی زوجہ مرحومہ کیواسطے احباب سے درخواست دعا و جنازہ کرتے ہیں۔ ایسے ہی سعید الدین احمد صاحب اپنی والدہ مرحومہ کے واسطے دعائے جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔ ایسا ہی منشی خادم حسین صاحب بھیروی مشہور نامہ نگار کی ہمشیرہ اور بیوی کا جنازہ پڑھا جائے۔

وصیت

میں الٰہی بخش ولد جلا قوم کمبوہ ساکنہ زیرہ ضلع فیروزپور بقائمی ہوش و حواس بلا اکراہ و جبر حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (نوٹ چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول و دوم و سوم کا مضمون واحد ہے لہٰذا اس کا اندراج یہاں ضروری نہیں) چہارم میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ تخمینًا دو ہزار روپیہ کی ہے۔ اس کا دسواں حصہ مبلغ دو سو ۲۰۰ روپیہ اپنی زندگی میں ادا کرونگا اگر میں

آرام کی گنجائش نہیں رکھتے۔ اور ہروقت تناسخ کے چکر میں اُسے سرگرداں رکھنا چاہتے ہیں۔ جونک کی طرح آریاؤں کے تمام مسائل اُلٹے ہی ہیں۔ اسواسطے خدا تعالیٰ نے ان کے متعلق پیشگوئی کی ہے کہ **یعجو سنہا عوجا**۔ ہر بات میں اُلٹی راہ اختیار کرتے ہیں ہر مسئلہ میں

ٹیڑھا فلسفہ

نکالتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ چونکہ انسان نے گناہ کیا اور کمزوری دکھلائی اس واسطے اُسے پیچھے کی طرف ہٹایا جائیگا۔ ایک ذلیل اور ادنیٰ وجود کے دور میں اُسے ڈالا جاویگا۔ حالانکہ دنیا جہان کا عملدرآمد اور مشاہدہ یہ ہے کہ اس عالم میں ہر ایک شے آگے کی طرف تدریجی ترقی کر رہی ہے۔ اگر بوڑھا فرائض بوڑھاپے کو ادا نہیں کرسکتا تو اُسے پیچھے ہٹاکر جوانی کے عالم میں ڈالکر نیا دور نہیں شروع کرایا جاتا اور اگر جوان جوانی کے حقوق ادا کرنے سے غافل ہے تو اُسے واپس بچپن کے عالم میں داخل نہیں کردیا جاتا اور اگر بچہ نٹ کھٹ ہوتا ہے تو اُسے واپس ماں کے پیٹ میں نہیں گھسیڑ دیا جاتا۔ کہ جاؤ وہاں جاکر پہلے نیک بن رہے تو پھر تجھے باہر نکلنے کی اجازت دیجاویگی۔ اور اگر بچہ ماں کے پیٹ میں بھی تکلیف دے تو اُس کے واسطے یہ تجویز نہیں سوچی جاتی کہ اسے پھر نطفہ کا کیڑا بنادو۔ یہ بات تو قانون قدرت کے ہی خلاف ہے کہ انسان پھر کیڑے اور مکوڑے اور گدھے اور گھوڑے بنائیں خدا تعالیٰ نے انسانی روح کی ہر ایک حالت کی اصلاح کے واسطے خود اُسی نشوونما کے اندر ہی سامان رکھ دئے ہیں۔ بوڑھا اپنے بوڑھاپے کے ایام میں ہی اپنی نیکیوں کے پھل پانے اور بدیوں کی سزا دیکھنے کے ذائقہ اپنے آگے دیکھتا ہے۔ انسان اپنے اعمال کو آگے بھیج رہا ہے نہ کہ پیچھے۔ ورکشاپ کے سٹیڈ میں مجھے یہ خیال اسواسطے آیا کہ بیجان انجن بھی جب اُس کے کیل پرزوں میں کچھ نقص آجاتا ہے تو اُسے یہ سزا نہیں دیجاتی کہ چونکہ اس نے دو گھنٹہ کا حرج کیا ہے اس واسطے اس کو یہ سزا دیجائے کہ ایک چکڑا اور آر۔ ریلوے کی لائن پر لگائے۔ اور وہاں بھی کام اچھا نہ دے تو پھر کر جی پی ریلوے کا کوئلہ ڈھونے کی سزا دیجاوے۔ اور پانچسو میل کا روزانہ چکر اس کے ذمہ لگایا جاوے خدا تعالیٰ ہمیں سزا دینے کا بھوکا نہیں وہ رحیم وکریم ذات تو ہماری اصلاح چاہتی ہے اور تناسخ کا دور کسی صورت میں ہماری اصلاح نہیں کرسکتا۔

دیسی مزدور | اس کارخانہ میں کام کرنیوالے دس ہزار مزدور دیسی ہیں۔ جو چند انگریزوں کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ حکمت کیا ہی عمدہ شے ہے۔ حاکم وہی ہوسکتا ہے جس کو حکمت عطا ہو۔ اُن اشیا کی ساخت کی حقیقت کو پہچانتے ہیں اور اُس کی معرفت انھیں حاصل ہے اس واسطے انھیں یہ عزت حاصل ہوئی۔ باقی سب بیلوں کی طرح کام کر رہے ہیں۔ اور ہمارے آریہ بھائی تو بیل گدھا بننے کے شوق میں تناسخ کے چکر میں پڑنے کی طرف بیفائدہ متوجہ ہوتے ہیں انسان تو اسی عالم میں اپنے مختلف روحانی واخلاقی حالات کے ذریعہ سے مختلف شکلیں رکھتا ہے

حضرت مرحوم ومغفور جناب

مسیح موعود کا ایک رویاء

مجھے اسوقت یاد آیا ہے۔ کہ ایک مقدمہ سے پہلے جب کہ اُس کے متعلق کوئی خبر ہنوز نہ تھی حضور علیہ السلام نے فریق مخالف کے وکلا کو بھینسوں کی شکل میں دیکھا جن کے شر سے بچنے کے واسطے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الہامی دعا پڑھی۔

رب کل شیٍٔ خادمک

رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

اے میرے رب ہر شئے تیری ہی خادم ہے۔ تو ہی میری حفاظت کر تو ہی میری نصرت کر اور تو ہی مجھ پر

رحم فرما۔ (آمین)

محاسبہ انجمن مونگھیر | انجمن احمدیہ کے محاسبہ کی کتابیں بھی مینے ملاحظہ کیں۔ جن میں سے بالخصوص رجسٹر کھاتہ نامکمل پایا گیا۔ جس کی وجہ زیادہ تر یہ معلوم ہوئی کہ رجسٹر کے صحیح اندراج کے طرز سے یہاں کے کارکن واقف نہ تھے چنانچہ ان کو سمجھایا گیا۔ اُمید ہے کہ اُس کے مطابق رجسٹر جلد مکمل کرلئے جاوینگے۔ اور آئندہ درست اور اپ ٹو ڈیٹ رکھے جاوینگے۔

سورجگڈھ

جمال پور سے ہم سورجگڈھ آئے۔ جہاں مولوی سرور شاہ صاحب نے سلسلہ حقہ کی تائید میں ایک مفصل پُراثر تقریر کی۔ اور مولوی صاحب کے بعد عاجز نے ایک مختصر تقریر وفات مسیح پر اور حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر کی۔ ان تقریروں کے بعد چند آدمی سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے اور انھوں نے بیعت کے خطوط لکھے اس جگہ انجمن احمدیہ کے قبضہ میں ایک شاندار مسجد برلب دریا واقعہ ہے۔ جو کہ مولوی سعید الحسن صاحب مختار نے اس سلسلہ کے نمازیوں کے واسطے وقف کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مختار صاحب کو جزائے خیر دے۔ یہاں ایک وعظ زنانہ میں بھی ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی عجائب قدرت کا ایک عجیب نشان یہاں سننے میں آیا۔ کہ ایک شخص نے جو سلسلہ حقہ کا سخت دشمن تھا ہمارے دوست حکیم **محمد حسن** کے ساتھ مباہلہ کیا تو چند روز میں ایسا ہلاک ہوا کہ پچھلوں کے واسطے موجب عبرت ہوگا۔

اورین

سورجگڈھ سے ہم اورین آئے۔ اور وہاں کے رئیس جناب سید **ہدایت حسین** صاحب کے مکان پر شب باش ہوکر صبح بھاگلپور روانہ ہوئے۔ ہمارے اکثر احباب اُن دو بھائیوں سے واقف ہونگے کہ جو ابتدائے احمدیت میں اپنے بعض اہل وطن اور اقربا کے ہاتھوں تنگ آکر قادیان چلے آئے تھے۔ اور یہاں ایک عرصہ قیام پذیر رہے تھے۔ سید ارادت حسین صاحب جو کتب خانہ حضرت مسیح موعود میں کام کرتے تھے اور سید وزارت حسین صاحب جو کہ دفتر میگزین میں کام کرتے تھے سید ارادت حسین صاحب کے اہل بیت بھی یہاں ساتھ تھے۔ یہ قصبہ اورین انھیں بزرگوں کا اصل وطن ہے اور سید ہدایت حسین صاحب ان کے والد کا اسم شریف ہے۔ اب ان کا سارا خاندان سلسلہ حقہ احمدیہ میں شامل یا اُس کے ساتھ محبت رکھنے والا ہے اس جگہ میری ایک پُورانی

خواب پوری ہوئی

جو کہ مجھے یاد بھی نہ رہی تھی اور وہ اس طرح سے ہے کہ جن دنوں برادران ارادت۔ وزارت یہاں قادیان میں سکونت پذیر تھے ان دنوں عاجز نے ایک خواب میں دیکھا کہ میں ان کے وطن میں گیا ہوں۔ رات کا وقت ہے اور وہ مجھے اپنا مکان لال ٹین کی روشنی میں دکھلا رہے ہیں۔ نیچے مال مویشی باندھنے کی جگہ ہے۔ اوپر کے تختے پر مردانہ نشست گاہ ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے مینے پوچھا کہ کیا اسی کے اندر زنانہ مکان ہے۔ تو دکھانے والے نے کہا کہ نہیں یہ سب مردانہ ہے۔ زنانہ اور آگے ہے۔ یہ خواب اس طرح لفظ بہ لفظ پورا ہوا کہ تعجب ہوتا ہے۔ سورجگڈھ سے باوجود جلدی کرنے کے ایسے وقت میں روانگی ہوئی کہ اورین اندھیرے میں پہنچے۔ اور سید ارادت حسین صاحب لالٹین کے ساتھ اپنا مکان دکھلانے لگے۔ مردانہ نشست گاہ کو دیکھکر میرے مُنہ سے وہی لفظ نکلے کہ کیا اسی کے اندر زنانہ مکان ہے۔ اُنھوں نے جواب دیا کہ نہیں یہ سب مردانہ ہے۔ زنانہ اور آگے ہے۔ یہ کہکر وہ ہنسے اور کہا کہ کیا آپ کو اپنا خواب یاد نہیں مینے کہا نہیں تب اُنھوں نے مجھے یاد دلایا۔ اللہ اللہ خداوند پاک کا علم غیب کیسا صحیح ہے ایسے وقت میں جبکہ کبھی خیال خواب بھی نہ تھا کہ مجھے اس طرح اورین جانا ہوگا۔ نو سال پہلے مجھے یہ سب کچھ

بعینہٖ مجھے دکھایا گیا تھا۔

جب خواب کا ذکر آیا ہے تو ایک اور خواب کا بھی میں بیان کر دینا چاہتا ہوں جو کہ میں نے اسی گاؤں میں دیکھا۔ ماسٹر محبوب علی صاحب کے فرزند ارجمند عزیز قمر الہدیٰ نے اس سفر میں ہماری بہت ہی خدمت کی نہایت اخلاص و محبت کے ساتھ ہر وقت خدمت کے واسطے مستعد رہا مجھے خواب میں اُس عزیز کا نام **فضل الٰہی** بتلایا گیا۔ جس سے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اُس کی دستگیری کریگا اور اُس کے فضل کے خاص نمونے اُس کے شامل حال ہونگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تب سے میں اس عزیز کو

فضل الٰہی قمر الہدیٰ

کہا کرتا ہوں۔ اللھم اجعل کاسمہٖ - آمین

اُدرین سید صاحب نے رات کے وقت وعظ کیا۔ اور عاجز نے صبح کے وقت وعظ کیا۔ سید ہدایت حسین صاحب ایک نیک دل اور فہیم مقبول صورت پیر مرد ہیں۔ بڑے شوق سے انہوں نے اپنے مکان پر وعظ کرائے۔ اور مونگھیر بھی تمام وعظوں میں شریک رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور ان کے اخلاص میں برکت نازل کرے۔ برادر وزارت حسین کی والدہ کو اس سلسلہ حقہ کے ساتھ خاص محبت اور الفت ہے۔ دعا کی قبولیت پر ان کا ایمان بہت سی عورتوں کے واسطے قابل رشک نمونہ ہے اس جگہ اسباب کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ برادر وزارت حسین صاحب ایک عالمانہ کتاب **مرأۃ الجہاد** کے مصنف ہیں جس کو اُنھوں نے نہایت محنت کے ساتھ لکھا ہے اور جہاد کے مضمون پر یہ ایک قابل قدر تصنیف ہے۔ جو صاحب موصوف سے مل سکتی ہے۔

بھاگلپور

چونکہ بھاگلپور جانے کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہمیں بذریعہ تار مل چکا تھا اس واسطے اُدین سے ہم بھاگلپور گئے اور برادرم مکرم بابو اختر علی صاحب کے مکان پر قیام کیا۔ یہاں جوبلی کالج کے ہال میں ہمارے لیکچروں کا انتظام ہوا۔ پہلے دن میری اور مولوی سرور شاہ صاحب کی تقریریں ہوئیں اور دوسرے دن صرف میری تقریر ہوئی۔ نماز جمعہ کا خطبہ ایک مسجد میں حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ لیکچروں میں تعلیم یافتہ گروہ کی ایک بڑی جماعت شامل تھی بہت نیک اثر ہوا۔ یہاں بھی کئی آدمیوں نے بیعت کے خط لکھے۔ اختر صاحب نے دو وعظ اپنے مکان پر کرائے۔ مونگھیر اور سورج گڑھ کے بعض دوست بھی یہاں کے لیکچروں میں شامل ہوئے اب جبکہ بنگالہ کے ان شہروں میں لیکچروں کا ذکر ختم ہو چکا ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی جماعت کے بعض

احباب کا کچھ ذکر

یہاں کر دیا جائے۔ برادران سید ارادت حسین صاحب و سید وزارت حسین صاحب کا ذکر اوپر ہو چکا ہے سید وزارت حسین صاحب یہاں کسی انجمن کے محاسب بھی ہیں۔ ان کے بھائی سید خلافت حسین صاحب احمدی بیرسٹرایٹ لا سے بھاگلپور میں ملاقات ہوئی۔ صاحب موصوف ہمارے ہر دو لیکچروں میں تشریف فرما تھے اور جمعہ کے دن اُنھوں نے ہمیں ایک ڈنر دیا۔ جہاں مختلف مذہبی دلچسپی کی باتوں پر بحث ہوتی رہی۔ جن میں سے ایک یہ بات تھی کہ یورپ کے بعض مصنفین نے یہ لکھا ہے کہ مذہب اسلام کے مطابق کوئی روح نہیں ہوتی - اور وہ مرنے کے بعد فنا ہو جاتی ہیں۔ میں نے اس کے جواب میں آیت شریف ان المسلمین والمسلمات والمومنین

والمومنات...... الخ پڑھ کر سنائی جس سے اس خیال کا رد واقع طور پر ہوا۔

ہم اُس ڈنر کے لئے جو کہ ہم نے اُن کے مکانات پر گذاری۔ مسز اور مسٹر خلافت حسین صاحب کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ اور اُن کے واسطے دعا کرتے ہیں۔

سب سے اول قابل ذکر یہاں کے مولانا مولوی **عبدالماجد** صاحب پروفیسر جوبلی کالج ہیں جو اس علاقہ کی انجمن احمدیہ کے پریسیڈنٹ ہیں مولوی صاحب موصوف علوم عربیہ کے فاضل سلسلہ نظامی کے طریق پر پڑھنے کے علاوہ علم ادب عربی و فارسی کے ماہر ہیں اور تصوف کے رنگ میں رنگین ہیں ان کا وجود بسبب ان کے اتقاء زہد اور عبادت کے بہت ہی بابرکت ہے جماعت احمدیہ کے ممبران کے واسطے وہ ایک نعمت ہیں کہ اس قحط الرجال کے زمانہ میں ایسا شخص ان کو مل گیا۔ بابو **اختر علی صاحب** کورٹ انسپکٹر پولیس اخلاص و محبت میں گداز ہیں اور ان کے گھر کے تمام زن و مرد ان کے بھائی اور چھوٹے بچے بھی ان کے رنگ میں رنگین ہیں۔ بابو صاحب کے چھوٹے بچے کس شوق اور محبت کے ساتھ اشتہار تقسیم کرتے پھرے اور ہماری خدمت کے واسطے ایسی مستعدی کے ساتھ متوجہ رہے کہ بے اختیار دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ اے خدائے رحیم و کریم ان بچوں کو دین کی خدمت کے واسطے چمکتے ہوئے ستارے بنا۔ اور بخش کر دینی اور دنیوی نعمتوں سے تیرا فضل ہمیشہ انھیں متمتع کرتا رہے آمین۔ حکیم **خلیل احمد** صاحب ایک خوش صورت اور پسندیدہ سیرت نوجوان اس جماعت کے سیکرٹری ہیں اللہ تعالیٰ آپ اُن کی ضرورتوں کا کفیل ہو۔ اور ان کی دلی مرادیں بر لائے۔ مولوی **احسان الحق** صاحب بی۔ اے پیشکار کے چہرے سے جو نیکی اور اخلاص کا اظہار ہوتا ہے وہ ان پر حق تعالیٰ کا خاص احسان ہے۔ اے محسن حقیقی تو اُس عزیز دوست پر اپنے فضل بیش از بیش کر۔ آمین۔ منشی محمد **سعید المحسن** صاحب مختار جنھوں نے اپنے باپ کا ایک شاندار مکان مسجد بنا کر انجمن احمدیہ کے سپرد کر دی ہے۔ اور اس طرح نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے بزرگوں کے واسطے ایک دائمی ثواب کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ مختار صاحب عام مناظرہ میں ایک خاص لیاقت رکھتے ہیں۔ مخالفین کے سوالات کا حاضر اور مختصر جواب دینا انھیں خوب آتا ہے خدا تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ حکیم **محمد احسن** صاحب سورجگڈھ اپنے اندر ایمانی قوت کا ایک خاص جوش رکھتے ہیں حکیم **عبدالحی** صاحب جو بیگو سرائے میں رہتے ہیں۔ عزیز نسیم احمد صاحب عرف **منظور عالم** جو قادیان بھی ہو گئے ہیں اور جوشیلے نوجوان ہیں یہاں ہیں عزیز دوست **عبدالغفار خان** سب انسپکٹر پولیس ساکن شاہ آباد کی ملاقات سے خاص عزت حاصل ہوئی اور برادر عزیز **عبدالعزیز** پسر ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بہار سے ہماری ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ان کے علاوہ بعض دیگر احباب کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حکیم ابوالاحمد صاحب۔ حکیم سعید الحق صاحب مولوی اکرام الحق صاحب شیخ ماجد حسین صاحب۔ شیخ عبدالنعیم صاحب۔ شیخ محمد جان صاحب۔ شیخ رحیم اللہ صاحب۔ سید علی کریم صاحب شیخ عبدالرحمن صاحب۔ شیخ طفیل احمد صاحب محمد سلطان احمد صاحب۔ ولایت شاہ صاحب شیخ ابو جیو صاحب شیخ علی بخش صاحب۔ شیخ ابوالحسن صاحب۔ منشی عبدالمجید صاحب محمد حبیب صاحب محمد عیسیٰ صاحب۔ محمد انور صاحب۔ حبیب الرحمن صاحب محمود احمد صاحب سید عبدالعزیز صاحب شیخ ولایت حسین صاحب شیخ علی جان صاحب۔ شیخ عابد حسین صاحب شیخ محمد یحییٰ صاحب سید ذاکر حسین صاحب۔ شیخ عبدالرؤف صاحب شاہ محمد اشرف صاحب شیخ رسول بخش صاحب شیخ صابر علی صاحب شیخ جماعت علی صاحب۔ رحیم بخش صاحب مولوی آصف حسن صاحب۔ طالب کریم صاحب۔ مولوی علی حسن صاحب

ایک عزیز دوست کا ذکر رہ گیا ہے نہ اس واسطے کہ وہ مجھے یاد نہیں بلکہ اس لئے کہ ان کا ذکر میں ایک

خصوصیت ہے۔ ان کا اسم گرامی ہے

مولوی ماسٹر محبوب علی صاحب

ماسٹر صاحب موصوف بشمولیت اپنے فرزند ارجمند عزیز فضل الہی قمر الہدی مذکورہ بالا شہروں کے سفر میں ہمارے برابر رفیق راہ رہے۔ مونگیر۔ جمال پور۔ سورجگڈھ۔ اوریں۔ بھاگلپور ہر جگہ وہ ہمارے ساتھ ساتھ تھے۔ ایکدم ان کو ہماری جدائی ہرگز منظور نہ ہوئی۔ انھیں دیکھ کر مجھے ملانوالہ کے چودھری اللہ داد خاں صاحب یاد آگئے۔ جنھوں نے دورہ امرتسر میں اسی طرح رفاقت کا حق ادا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اللہ داد کو اپنا محبوب بنائے۔ اور محبوب علی کو اپنی داد و دہش سے ایسا بھرپور کرے کہ وہ کسی کا محتاج نہ ہو۔ ماسٹر صاحب کے ایک فرزند رشید شمس الہدی بھی احمدی ہیں اور نیز ان کے داماد محمد عبد العزیز بھی داخل بیعت ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین

یہ جماعت ہمیشہ اپنی وسعت کے مطابق تبلیغ کا سلسلہ اپنے علاقہ میں جاری رکھتی ہے چنانچہ اس کا ایک اشتہار اس جگہ بطور نمونہ کے درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

اتمام حجت

معزز ناظرین۔ میں آپ کو قسم دیتا ہوں اور افضل الرسل و خاتم الانبیاء حضرت محمد صلعم کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اس نبی کی خاطر ہمارے اس اشتہار کو بنظر انصاف اور بغور پڑھیں ضرور پڑھیں آپ نے ہماری کھلی چٹھی مورخہ ۲۲- مارچ سنہ ۱۹۰۹ء کو ضرور پڑھا ہوگا جماعت احمدیہ نے جس صلح اور امن پسندی کیساتھ انجمن حمایت اسلام مونگیر کو مخاطب کیا اور اظہار حق کا طریقہ پیش کیا انجمن مذکور نے نہ کبھی اس کی طرف توجہ کی باوجود گذر جانے میعاد مقررہ ہنوز کوئی جواب شائع نہیں کیا۔

اب ہمارا حق ہے کہ پبلک کے سامنے اراکین انجمن کے بیجا کارروائیوں اور دل آزار حرکتوں کو پیش کر کے رسل و رسائل کا دروازہ بند کر دیں۔ مگر انجمن مذکور کے معزز اراکین میں سے بعض نے بھاگلپور میں پراونشیل کانفرنس کے موقع پر مسٹر سید علی امام صاحب بار ایٹ لا و نواب سرفراز حسین صاحب خان بہادر کے سامنے ایسا ظاہر کیا کہ وہ لوگ ایسے امور سے جن کا بانی مبانی سوائے ان کے کوئی اور نہیں ہو سکتا فی الحقیقت ناواقف ہیں۔ والامر بالعکس۔ اور مولوی صاحبوں کی دل آزار و فساد انگیز تقریروں کے بارے میں بیان کیا کہ "انکی اصلاح ناممکن ہے اور آجکل کے مولویوں کی جو حالت ہے وہ معلوم ہے۔" گو عذر گناہ بدتر از گناہ اس عذر سے وہ بری الذمہ نہیں ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ انجمن آپ کی ہے آپ کے میر مجلس آپ مگر کوئی مولوی صاحب کچھ بولیں تو اس کے آپ ذمہ وار نہیں! آپ کے سامنے احمدیوں اور ان کے امام کی توہین کیجاوے لغو یا نہ تقریریں ہوں جس کے باعث ہلوگوں کو ایک غول ان کے بدخواہوں کا برافروختہ ہو کر گھیرنے۔ لیکن آپ یا کوئی اور صدر اور سکرٹری صاحب بیٹھے منہ دیکھا کریں اور وہ ملزم نہوں! وہ تو خیریت ہوئی کہ وقت پر پولیس آگئی نہیں تو نقص امن میں کوئی کسر باقی نہ تھی کیا ہی اچھا جواب دیا تھا مسٹر علی امام صاحب نے کہ "یہ عذر آپ کا بے کار ہے کیونکہ اگر کوئی شخص آپ کی انجمن میں آ کر کسی شخص کو برا بھلا کہے تو در اصل اس فعل کا مرتکب وہ نہوا بلکہ عین آپ ہوئے۔" بہر حال ہم اسوقت انجمن کی نسبت کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ اور امید کرتے ہیں کہ انجمن ٹھوکریں کھا کر اپنی اصلاح آپ کرے گی۔

ہاں۔ اب ہمکو مولوی عبد الوہاب صاحب کی طرف توجہ کرنا ضرور ہے کیونکہ وہی بزرگ سارے فساد اور اشتعال طبع کے مظہر ہیں اور ان کی ہی ذات سے ساری پیچیدگیاں وقوع میں آئی ہیں ان کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف سنہ ۱۹۰۶ء سے جوش پیدا ہوا ہے۔ انھوں نے اسوقت سے آجتک اغواء اور فساد و اشتعال طبع میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ہے۔ وہ عوام الناس کو اپنی نمائشی تقریروں کے ذریعہ احمدیوں کے خلاف ہمیشہ بھڑکاتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی انجمن کے سالانہ جلسہ میں ایسی آتش فشانی کی کہ تقریبًا دو تین سو آدمی ہمارے بنگلہ میں گھس آئے جنکو پولیس نے وقت پر منتشر کیا انکی اشتعال طبعی و شعلہ انگیزی یہانتک بڑھی کہ بالآخر مجبور ہو کر سب انسپکٹر پولیس نے بذریعہ رقعہ کے ان کو بدسے سخن اور طرز تقریر کے بدلنے کا حکم دیا۔

جب انجمن احمدیہ نے ان کو باضابطہ فیصلہ اور مباحثہ کیطرف بلایا تو ہمیشہ گریز کرتے رہے اور کوئی نہ کوئی پیچ لگاتے رہے جس کے ثبوت میں ہمارے پاس ان کے دستخطی خطوط و اشتہار موجود ہیں جو وقت پر شائع کئے جاوینگے۔ جماعت احمدیہ نے جناب مولانا حضرت شاہ محمد سرور صاحب احسن المناظرین و مفسر قرآن کریم کو دار الامان قادیان سے بغرض مباحثہ بلوا دینے اور اپنا وکیل بنا کر پیش کرنے کا وعدہ کیا تو شاید قادیان شریف کے ایک جید عالم کا نام سنکر مولوی عبد الوہاب صاحب کے دل میں دھڑکا پیدا ہوا اس نئے مولوی صاحب موصوف وہی پرانی چال چلے جس سے گریز کی بو آتی ہے اور اپنے مجمع میں یہ کہا کہ مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری کو بلاؤ ہمکو زیادہ غرض انھیں سے ہے۔ دلیل کا حق زیادہ ہوتا ہے۔ ناظرین آپ سمجھ لیں کہ یہ گریز ہے یا نہیں۔ جماعت احمدیہ جس شخص کو اپنا وکیل بنا کر پیش کرے اسی سے ان کو مباحثہ کرنا چاہئے۔ مولوی عبد الوہاب صاحب کو اگر کسی خاص شخص کی (بزعم خود) اصلاح منظور تھی تو ان سے خط و کتابت کی ہوتی۔ جماعت احمدیہ اگر مولوی صاحب سے یہ کہے کہ وہ اپنے فرقے کے کسی بزرگ عالم کو جن کا اثر کسی خاص گروہ پر ہو اولًا انھیں سے مباحثہ ہو۔ ثانیًا آپ سے تو ہمارے اس مطالبہ کا جواب مولوی عبد الوہاب صاحب کیا دینگے۔ کیا اولًا وہ اپنے اس بزرگ اور مقتدا عالم کو پیش کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں فما ھو جوابکم ھو جوابنا

قبل اس کے کہ مولوی عبد الوہاب صاحب جناب حضرت مولانا مولوی ابو المجد محمد عبد الماجد صاحب مد ظلہ العالی سے مباحثہ کریں ان کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ مولانا مولوی ابو المجد محمد عبد الماجد صاحب کے صاحبزادہ جناب مولانا ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب مولوی فاضل جنھوں نے عربی میں آنرز کی ڈگری یونیورسٹی پنجاب سے حاصل کی ہے اور ہر صورت میں مولوی عبد الوہاب صاحب پر علمی فوقیت رکھتے ہیں اور حسن اتفاق سے آجکل وطن ہی میں ہیں۔ ان سے اولًا مباحثہ کریں۔ اگر ان کو حق کی تلاش ہوگی تو وہ ضرور مولانا مذکور الصدر سے مباحثہ کرینگے۔ ہاں خاص حضرت مولانا مولوی عبد الماجد صاحب کا مقابل ان کو تسلیم کرنے میں ہمیں بوجہ معقول کلام ہے۔ اس لئے کہ مثلیت و عدم مثلیت کی شرط ضرور ہے اور ہر آدمی قابل خطاب نہیں گو مولوی عبد الوہاب صاحب مونگیر کے عوام الناس کے نزدیک مشاہیر علماء میں ہیں۔ مگر ان لوگوں کو اس تحقیقات سے کیا تعلق ہے؟ بخدا لایزال علوم دینیہ سے ان کو بہت کم حصہ ملا ہے۔ بہرکیف وہ قابل ہونگے یا ہیں تو مولانا مولوی عبد الماجد صاحب کے صاحبزادے تو بدرجہ اولٰی ہار جائینگے۔ پھر بات ہی کیا ہے جو اس کو منظور نہ کیا جائے!

مگر قبل از مناظرہ بطور موازنہ استعداد کے چند (۱) آیات قرآنی فصیح اور سلیس آسان عربی زبان میں ایسی تفسیر جو معارف دینیہ پر مشتمل ہو لکھنے کے لئے دونوں صاحبوں کو ایک ہی جلسہ میں

باتفاق ثالث فریقین دی جائینگی (۲) وقت معین کر دیا جائیگا۔ (۳) اور وقت کے گذرتے ہی پرچے لے لئے جائینگے۔ (۴) دونوں پرچے امتحان کے لئے ڈاکٹر جوزف ہارووٹز پی۔ ایچ۔ ڈی۔ یا مولانا عبدالحق بغدادی ازہری وارشد تلامذہ شیخ محمد عبدہٗ فاضل مصری مرحوم پروفیسران عربی مدرسۃ العلوم علیگڈھ کے پاس بھیجدیئے جائینگے تاکہ معلوم ہوجائے کہ علمی مساوات مولوی عبدالوہاب صاحب کو مولانا مولوی عبدالماجد صاحب کے صاحبزادہ کے ساتھ ہے یا نہیں۔ اور اگر وہ عربی زبان میں تفسیر لکھنے پر قادر نہوں اور اپنے عجز کا اعتراف تحریری طور پر کردیں تو کم از کم دو گھنٹے تک کسی آیت قرآنی پر جسکو فریقین کے ثالث تجویز کر دیں کھڑے ہوکر عربی زبان میں تقریر کریں اور اس طرح مولوی ابوالفتح صاحب مولوی فاضل بھی اُسی پابندی کیساتھ تقریر کرینگے۔ اور بہ فیصلہ ثالث مقبول فریقین ان دونوں صاحبوں میں سے جو شخص ناکامیاب ہوگا اُسکو قطعًا ناقابل خطاب سمجھا جائیگا۔ اور آئندہ اُس کو یہ حق نہوگا کہ مباحثہ کا نام لے۔ بلکہ اُس کو لازم ہوگا کہ ثانیًا مباحثہ کے لئے اپنے اُستاد یا پیر کو پیش کرے۔

پس مولوی عبدالوہاب صاحب کے لئے یہ ایک زریں موقع ہے جس کے لئے اُنکو طیار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے بہتر ذریعہ احقاق حق اور ابطال باطل کا کوئی اور نہیں ہوسکتا ہے۔ اس لئے کہ (۱) اس طرح پر کہ وہ دین کا بھی حق ادا کرسکتے ہیں (ب) مونگیر اور بھاگلپور کی خصوصیت بھی ہوجائیگی (ج) اور بصورت اُن کی کامیابی کے اُن کو یہ بھی فائدہ ہوگا کہ طبقۂ علماء میں جو یہ خیال راسخ ہورہا ہے کہ مولوی عبدالوہاب صاحب کو منطق میں تو شاید شد بد ہو لیکن دیگر علوم بالخصوص علم الٰہیات سے تو بالکل بے بہرہ ہیں دور ہوجائیگا۔ بہرحال ہیں اُن کا فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اب ایسی حالت میں پھسلنا اور لیت و لعل کرنا ہرگز ایمانداری کے شایاں نہیں۔ رہی انصاف فرماویں کہ اُنھوں نے از خود بغیر سابقہ تحریک جماعت احمدیہ کے ایک مدت سے ناحق کی چھیڑ چھاڑ اور پرخاش شروع کی ہے اس پر طرہ یہ کہ لعنات چھپتے بھی سامنے آتے بھی نہیں!) عوام کالانعام کو ہمیشہ بھڑکا کر آمادۂ فساد کرتے ہیں کبھی خطوط میں دھمکیاں دیتے ہیں۔ کبھی زبانی الفاظ ناشایستہ کہلا بھیجتے ہیں کبھی اپنی تقریروں میں دل آزاری یا یوں کہیے کہ مردم آزاری سے کام لیتے ہیں۔ بایں ہمہ جب کبھی اُنھیں فیصلہ کے لئے بلایا گیا تو "کنی کتراتے رہے"

اب یہ آخری اطلاع دیجاتی ہے کہ اس طریق سے وہ آخر ماہ مئی سنہ ۱۹۰۹ء تک فیصلہ کرلیں ورنہ آیندہ کے لئے وہ اپنی ساری لن ترانیاں و کلمات دلخراش کا نکالنا موقوف کردیں۔ اس کے بعد انکو قابل خطاب نہ سمجھ کر اُن کے کسی مراسلہ یا اشتہار کا جواب نہ دیا جاویگا۔ باز نہ آنے کی صورت میں ان کے اشتعال طبعی کی ناچار ہملوگ اپنی عادل گورنمنٹ سے داد چاہینگے۔ اور ہر طرح کی چارہ جوئی جس کی اجازت سلطنت کا قانون دیگا، عمل میں لائی جاویگی ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

المعلن

حکیم خلیل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر۔ مورخہ ۳۰- اپریل سنہ ۱۹۰۹ء

نوٹ (۱) تمام ایسے جملے یا الفاظ جن پر خط کھینچے ہوئے ہیں وہ مولوی عبدالوہاب صاحب کے اپنے الفاظ ہیں۔ مولوی صاحب رنجیدہ نہوں کیونکہ وہ صدائے بازگشت ہیں

(۲) مبادا کوئی جلدباز ہمارے اس اشتہار سے یہ نتیجہ نکالے کہ ہمیں محض نمائش منظور ہے کیونکہ یہ طریقہ آزمائش کا جو ہمنے اختیار کیا ہے وہ عین مولوی عبدالوہاب صاحب کا منظور کردہ اور مجوزہ طریقہ ہے اور جسپر مولوی عبدالوہاب صاحب کا بڑا ہی اصرار رہا ہے ورنہ اپنا تو یقین بلکہ ایمان ہے کہ مذہبی علوم اور خداشناسی کی راہ میں کسی ظاہری رسمی مولویانہ فضیلت کی اصلا ضرورت نہیں: آتشی شیطان جسکو معلم الملکوت کہتے ہو وہ راندہ گیا اور خاکی آدم کو تاج خلافت سے مشرف کیا گیا اور ایک اُمی کو افضل الرسل بناکر بھیجا گیا۔ علاوہ بریں قرآنی علوم اُسی شخص کو دئے جاتے ہیں جو پاک باطن ہو جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لایمسہ الا المطهرون

(۳) واضح ہو کہ ماہ مئی کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ وہ زمانہ مولوی عبدالوہاب صاحب کی فرصت کا ہے اور اس زمانہ میں مولانا ابوالفتح محمد عبدالقادر صاحب مولوی فاضل بھی تشریف رکھینگے۔ نیز مولوی عبدالوہاب صاحب نے اس ماہ میں آنے کا وعدہ بھی اپنے اشتہار و خط میں فرمایا ہے۔

بھاگلپور سے رخصت کے وقت سب دوست اسٹیشن پر موجود تھے جن کی تر آنکھیں بتلا رہی تھیں کہ دو چار روز کی صحبت نے ان کے دلوں پر کیا اثر کیا و دعا کرکے ہم سب کے ساتھ بغلگیر ہوکر رخصت ہوئے۔ اور صبح

بنارس پہنچے

جہاں کے معزز دوست اسٹیشن پر ہمارے استقبال کے واسطے موجود تھے۔ بنارس ہندوں کا متبرک شہر جسکو کاشی بھی کہتے ہیں اور جس کا نام کچھ عرصہ محمد آباد بھی رہ چکا ہے دریائے گنگا کے کنارے پر واقع ہے۔ ہندوؤں کے جسقدر مقدس شہر ہیں وہ سب کے سب کسی دریا کے کنارے پر واقع ہیں جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس زمانہ میں اس قوم میں روحانیت پھیلی ہوئی تھی اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا ذوق و شوق بعض بزرگان دین کو ایک ماہیانہ زندگی کیطرف کشاں کشاں لیجا تھا ان دنوں میں وہ بزرگ وضوء اور غسل اور دیگر حوائج کے سبب نیز خوش منظری کے سبب دریا کے کنارے اپنی عبادت گاہ بناتے تھے اور ان کی کشش رفتہ رفتہ لوگوں کو کھینچ کر دہاں لاتی اور ایک شہر بسا دیتی۔

بنارس کے اگر مندروں کو دیکھا جاوے تو جائز ہوگا کہ اس کا نام بتوں کا شہر رکھا جاوے قدم قدم پر بتخانہ موجود ہے۔ غالبًا پجاری پوجا کرنے والے اتنی تعداد میں نہونگے جتنے کہ پتھر پوجا کرنے کی نیت سے اس شہر میں رکھے ہوئے ہیں پندرہ ہو سے زائد مندر ہمارے معزز دوست بخشی عبدالرزاق صاحب نے ان کے بہت سارے حصہ کی سیر کرائی مسلمانوں کے واسطے سب سے زیادہ دلچسپی کی وہ جگہیں ہیں اور وہ دونوں مسجدیں ہیں۔ ایک مسجد تو دریا کے کنارے پر جو ریل کی سواریوں کو دور سے نظر آتی ہے عین تمالوں اور مندروں کے سر پر سب سے اونچی جگہ پر یہ مسجد بنائی گئی ہے کسی زمانہ میں تو بہت ہی آباد ہوگی مگر اب یہ حال ہے کہ اس سے ایک میل کے دائرہ کے اندر کسی مسلمان کا گھر نہیں پھر بھی بعض مسلمان ہمت کرکے نماز جمعہ وہاں جا ادا کرتے ہیں۔ نیچے سے لیکر اس مسجد کے مینار کے سر تک ۲۶۲ سیڑھیاں ہیں۔ دوسری مسجد بھی ایک مشہور مندر کے سر پر ہے۔ بلکہ مندر کے ایک حصہ کو کاٹ کر بنائی گئی ہے۔ مسجد و مندر پہلو بہ پہلو صمد و صنم کی عبادتوں کا نظارہ دکھلا رہے ہیں۔ بنارس کے سنیاسی پجاریوں کے کپڑے اُتارنے میں مشہور ہیں اُن سمیت یہاں کی چار چیزیں بدنام ہیں یعنی

رانڈ۔ سانڈ سیڑھی۔ سنیاسی
ان سے بچے سیوا تو کاشی

بہت سی رانڈ عورتیں ترک وطن کرکے وہاں جا رہی ہیں۔ لب دریا سیڑھیاں چڑھتے اُترتے آدمی تھک جاتا ہے۔ سانڈ اب بہت نظر نہیں آتے ممکن ہے پہلے ہوں

بنارس میں پتھر بہت کثرت سے ہے۔ تمام گلی کوچوں میں پتھر کا فرش ہے اور فرش کے نیچے سے بدرو چلتے ہیں۔ اسی سبب کسی نے کہا ہے ؏

کلکتہ کل پر۔ بنارس نل پر

کلکتہ کے متعلق تو ہمارے معزز دوست میر قاسم علی صاحب شہادت دے سکینگے کیونکہ جب میں اور مولوی سرور شاہ صاحب ... بدیں وجہ احباب کلکتہ کی درخواست قبول نہ کر سکے کہ حضرت خلیفۃ صاحب کی ہمکو اجازت نہ تھی احباب کے مشورہ سے میر صاحب نے کلکتہ جانا منظور کیا اور جمال پور سے وہ اسطرف تشریف لے گئے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ بنارس بالکل نل پر واقع ہے۔

بت پرستی کی عقل

کا ایک عجیب نمونہ وہاں دیکھنے میں آیا۔ ہم شہر کی ایک مسجد کو دیکھنے کے واسطے گئے وہاں سے لوٹتے ہوئے میرے رفقاء ہنوز کوچہ کے اندر تھے۔ میں جلدی سے بازار میں نکل آیا۔ سامنے ایک بت تراش کی دوکان تھی جس میں کئی ایک ہندو پتھروں کو تیز کئے ہوئے لوہے کے ہتھیاروں کے ساتھ بت تراش رہے تھے میں اس دوکان پر کھڑا ہوا جو بت تراش سب سے باہر قریب تھا اس کے ساتھ میری مفصلہ ذیل گفتگو ہوئی:۔

صادق۔ "تم کیا کر رہے ہو؟"

بت تراش۔ "مورتیاں بناتے ہیں"

صادق۔ "پھر ان مورتیوں کو کیا کرتے ہو؟"

بت تراش۔ "لوگ لیجاتے ہیں"

صادق۔ "کون لوگ؟"

بت تراش۔ "ہندو لوگ"

صادق۔ "وہ کیا کرتے ہیں؟"

بت تراش۔ "ان کی پوجا کرتے ہیں"

صادق۔ "کیا تم بھی پوجا کرتے ہو؟"

بت تراش۔ "ہاں ہم بھی کرتے ہیں"

صادق۔ "عجیب۔ اپنے ہی ہاتھ سے بناتے ہو اور آپ ہی پوجا کرتے ہو"

بت تراش۔ "واہ صاحب ہم ہی ان کی پوجا نہ کریں تو پھر لوگ ہم سے خریدیں کیوں"

اتنے میں میرے رفیق پہنچ گئے۔ ہم نے کہا یہ بت پرستی کے واسطے عجیب دلیل ہے۔

بنارس کب سے ہے

اس میں شک نہیں کہ بنارس بہت ہی پرانا شہر ہے۔ پانچویں صدی یسوعی کے چینی سیاح نے بھی اس کا ذکر اپنے سفرنامہ میں کیا ہے۔ غالباً آریاؤں سے پہلے دراوڑی قومیں یہاں آباد ہوئیں۔ بعض کا خیال ہے کہ کاشی ان آریاؤں کا نام تھا جنہوں نے پہلے اس علاقہ پر قبضہ جما کر پرانے باشندوں کو خارج کیا اسوجہ سے اس کا نام کاشی ہوا بنارس کے متعلق ایک دوست نے مجھے ایک کتاب دکھلائی۔ جس میں میں نے پڑھا ہے کہ اس کو ان

قدیم آریاؤں

نے یسوع سے ایکہزار سال پہلے آباد کیا تھا۔ جوکہ وسط ایشیا سے بھی اور شمال سے آئے تھے۔ اور اپنے نورانی بزرگوں کی طرح سورج کی پرستش کرتے تھے۔ گائے کا گوشت کھاتے تھے اور گھوڑے کا گوشت بھی کھاتے تھے۔ شراب پیتے تھے اور ان کے ہاں ایک عورت کے کئی خاوند ہوتے تھے۔ (غالباً نیوگ کی رسم اسی کا بقیہ ہے۔) اور قدرتی طاقتوں کے نظارے ان کے معبود تھے۔ یہ سب کچھ ہوا۔ لیکن ہندوؤں کی ایک کتاب میں اس کی ابتداء کی ایک عجیب کہانی دیکھنے میں آئی... اس میں لکھا ہے کہ ابتداء آفرینش میں دیوتاؤں کی پوجا پاٹھ کے واسطے ایک لنگ بنایا گیا تھا وہ ابتداء میں چھوٹا تھا مگر پھول کر بڑا ہو گیا اور وشنو نے اس کے ارد گرد مٹی جمع کر دی اور اس مٹی کا نام زمین ہوا۔ یہ ہے زمین کی پیدائش کا راز۔ سبحان اللہ۔ ان کتابوں کے مصنفین کی اولاد آج اسلام پر ہنسی کرتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ تمام سائنس اور علوم ہمارے ہی بزرگوں کی تصانیف میں موجود ہیں۔ اور لطف یہ کہ جس کتاب میں یہ قصہ ہے اس کے مصنف ویدا داویاسین صاحب ہیں جو ویدوں کے بھی مولف مانے گئے ہیں۔

اس سفر میں بنارس در اصل ہمارے پروگرام میں شامل نہ تھا۔ لیکن بنارس میں چند ایسے روان خدا رہتے ہیں (جن کا ذکر خیر آگے آئیگا) جن کی روحانی کشش کا تقاضا تھا کہ ہمارے وہاں اترنے اور ٹھہرنے کے اسباب مہیا ہوں۔ اور وہ اس طرح سے ہے کہ ضلع بنارس کے متصل ضلع اعظم گڈھ میں ایک گاؤں

چڑیا کوٹ

نام ہے وہاں عبرانی زبان کے ایک بڑے فاضل جناب مولوی عنایت رسول صاحب مرحوم گذر چکے ہیں جن سے سرسید احمد نے بھی قرآن شریف کی بعض آیات کی تفسیر میں مدد حاصل کی تھی۔ ایک زمانہ میں مولوی صاحب موصوف کے ساتھ عاجز کی بھی کچھ خط و کتابت ہوئی تھی اور مجھے شوق تھا کہ کبھی موقعہ ہو تو ان کی ملاقات کروں چنانچہ اس امر کے واسطے میں حضرت خلیفۃ المسیح سے اجازت حاصل کر گیا تھا۔ یہی وجہ اصل میں بنارس اترنے کی ہوئی۔ بنارس سے راستہ وغیرہ کا پتہ لگا کر میں چڑیا کوٹ گیا۔ چونکہ یہ مقام ریل سے فاصلہ پر ہے اسواسطے دن بھر راستہ میں لگ گیا۔ راستہ میں چند آدمیوں کو دیکھا کہ زمین کھود رہے ہیں گاڑیبان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ چوہے خوار قوم ہے۔ زمین میں سے کھود کر چوہا نکالتے ہیں اور کھاتے ہیں۔ اس قوم کا نام مُسَیا بتلایا گیا۔ مغرب کے قریب میں چڑیا کوٹ پہنچا مولوی عنایت رسول صاحب فوت ہو گئے ہیں ان کے صاحبزادہ اور مولوی معصوم علی صاحب اور ان کے بھانجے بڑے خلق سے ملے رات بھر میں ان کے پاس رہا بہت خاطر داری سے پیش آئے اور مجھے مولوی صاحب مرحوم کی تصنیف بنام

بشریٰ

کا مسودہ دکھایا جس کو میں نے عموماً سرسری نگاہ سے اور بعض مقامات کو نظر غور سے پڑھا۔ اس کتاب میں توریت انجیل اور صحف انبیاء میں سے آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اور خلفاء کی نسبت بہت سی پیشگوئیاں نہایت خوبی کے ساتھ عالمانہ رنگ میں نکال کر دکھائی گئی ہیں۔ توریت کے الفاظ اصل عبرانی میں درج کئے گئے ہیں پھر ان کا ترجمہ کیا گیا موجودہ مروجہ تراجم کی جا بجا غلطیاں ظاہر کی گئی ہیں یہ کتاب ... صفحہ کے قریب ہے افسوس ہے کہ مصنف مرحوم کو نسے چھپا ہوا اور شائع شدہ دیکھنے کی خوشی حاصل نہ ہوئی مگر ان کے پسماندگان کا ارادہ مصمم ہے کہ اس کتاب کو شائع کریں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کتاب کی اشاعت میں دل و جان سے سعی کریں۔ کیونکہ اس سے دین محمدی کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اگر یہ کتاب

چھپ گئی تو میں اپنے ناظرین کے پاس بڑے زور سے سفارش کرونگا کہ وہ اُس کو خریدکریں اور اپنے دوستوں کو اُس کی خریداری کے لئے تحریک کریں۔ باوجود اس ضخامت کے ان کا ارادہ نہیں کہ اس کتاب کی بہت بڑی قیمت رکھیں۔ غالباً عبرانی نسخہ میں منزرحت ہوگی اور یہ ایسی قیمتی اور نایاب کتاب ہے کے واسطے کچھ بھی نہیں مرحوم مصنف کے پسماندگان جس خلق و محبت کے ساتھ عاجز سے پیش آئے اُس کے ذکر میں یہ بیان کرنا بھی ضروری جانتا ہوں کہ مرحوم کے کتب خانہ میں عبرانی زبان کی ایک ضخیم لغت کی کتاب تھی جس کے اوراق بہت بوسیدہ ہو رہے ہیں مگر بسبب اپنے مضامین کے وہ ایک عبرانی خواں کے واسطے مفید کتاب ہے یہ کتاب اُن بزرگوں نے نہ صرف مجھے دکھائی بلکہ تحفۃً دیدی۔ صرف اس واسطے کہ اس کا استعمال مرحوم کی روح کے واسطے موجب ثواب ہو راستہ میں میں نے اُس کے پراگندہ اوراق کو جمع کرکے ترتیب دیا اور برادرم احمد علی صاحب ایم آے نے الہ آباد سے اُسے ایک خوبصورت جلد میں مجلد کرا دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

چڑیاکوٹ سے واپسی ریل میں ایک نوجوان ہندو میرے پاس آبیٹھا جس کے ساتھ

دیوتاؤں کی حقیقت

پر گفتگو ہوئی جس کا ذکر ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

صادق - "آپ کا کیا مذہب ہے؟"

ہندو "میں سناتنی ہندو ہوں"

صادق - "دیوتاؤں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے وہ کون تھے انسان یا خدا؟"

ہندو "وہ ایشور کے اوتار تھے بالخصوص کرشن اور رامچندر"

صادق "مگر ان کی زندگی میں بعض ایسے واقعات نظر آتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ کم از کم اُس وقت وہ ایشور نہ تھے۔ ایشور کبھی اپنی صفات سے جدا نہیں۔ لیکن رامچندر جی مثلاً سیتا کو جنگل میں آوازیں دیتے پھرے اور تلاش کرتے پھرے"

ہندو "اس میں ایک مصلحت تھی"

صادق "ممکن ہے کہ مصلحت ہو لیکن جہانتک میں نے غور کیا ہے اوتاروں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ بجلی بعض ذرائع سے ایک تار کے اندر ڈال دی جاتی ہے تو وہ تار کا ٹکڑا معمولی تاروں کی طرح نہیں رہتا بلکہ ایسے عجیب کام اُس سے ظاہر ہوتے ہیں جو دوسرے تاروں سے نہیں ہو سکتے۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ دوسرے ٹکڑوں کی طرح یہ بھی ایک تار ہے لیکن ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ تار بجلی بن گیا ہے۔ اور دُنیا میں جو بجلی پیدا ہوئی ہے وہ سب اس کے اندر گھس گئی ہے۔ بلکہ صحیح بات یوں ہے کہ بجلی بجائے خود اپنی جگہ قائم ہے اور اُس کی طرف سے ایک خاصیت اس ٹکڑے کو عطا ہوئی ہے۔ ایسا ہی خدا کے پیارے بندوں پر ایک الوہیت کی چادر ڈالی جاتی ہے اور وہ ایسے کام کر دکھاتے ہیں جو دوسرے انسان نہیں کر سکتے۔ لیکن وہ خدا نہیں بن جاتے بلکہ خدا تعالیٰ اپنی ذات میں دائم قائم ازلی ابدی ہے۔ میرے اس بیان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے"

ہندو - آپ نے جو فرمایا ہے یہ بالکل درست ہے دل اس بات کو قبول کرتا ہے۔

صادق - اب آپ یہ فرمائیے کہ دیوتا صرف ہندوستان میں ہوئے یا دوسرے ملکوں میں بھی کیونکہ خدا تعالیٰ کی مخلوق ہر جگہ موجود ہے باقی ملک اس نعمت سے محروم نہیں ہونے چاہئیں۔

ہندو - "بیشک یہ معقول بات ہے کہ اور ممالک میں بھی دیوتا ہوئے ہوں"

صادق - "ہاں دوسرے ممالک میں بھی دیوتا ہوئے ہیں۔ عرب اور شام کے علاقوں میں جو دیوتا گذرے ہیں ان کو اس ملک کی بولی کے مطابق نبی اور رسول کہتے ہیں انہیں میں سے ایک رسول محمدؐ نام ہوئے ہیں جو عرب کے ملک میں پیدا ہوئے تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو بھی ماننا چاہیئے" **ہندو** "بیشک سب دیوتا ماننے کے قابل ہیں چاہے وہ کسی ملک میں ہوئے ہوں"

صادق - "اچھا کیا اس زمانہ میں بھی کوئی دیوتا ہے یا نہیں"

ہندو - "ہونگے تو سہی مگر مخفی ہیں"

صادق - "ممکن ہے مگر ایک ظاہر بھی ہوئے ہیں"

ہندو "(بڑے شوق سے) کہاں ہیں کس جگہ ہیں؟"

صادق - "ان کا نام احمدؑ تھا یہ قادیان میں گذرے ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا اس دنیا کو چھوڑ گئے"

ہندو - "ان کے حالات کے متعلق آپ مجھے کچھ بتلا سکینگے"

صادق - "ہاں میں ایک کتاب روانہ کرونگا اس سے آپ کو سب باتیں معلوم ہو جائینگی"

اس ہندو کی ملاقات سے اور بنارس کے شہر کی سیر سے مجھے اس امر کی ضرورت معلوم ہوئی کہ یہاں کرشن اوتار کے مضمون پر جناب

خواجہ کمال الدین صاحب

کا ایک لیکچر ہو جاوے تو بہت ہی مفید ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اُمید ہے کہ احباب بنارس اس کے واسطے مناسب تحریک اور تجویز کرینگے۔

احباب بنارس

کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں مولوی الٰہی بخش صاحب جن کو یہاں کی جماعت کا صدر کہنا چاہیئے بنارس کے ایک بہت پرانے مدرسہ کے ہیڈ مولوی ہیں سینکڑوں آن کے شاگرد ہیں۔ جس راستہ سے گذرتے ہیں سب ہندو مسلمان عزت کے ساتھ آپ کو سلام کرتے ہیں۔ اپنے تقویٰ اور خُلق کے سبب ہر جگہ عزت و تعظیم سے دیکھے جاتے ہیں بنارس سے سب سے پہلے یہی صاحب اپنے دوست محمد کریم خاں کے ساتھ قادیان تشریف لائے تھے فرماتے تھے کہ سب سے پہلے جو میں حضرت مسیح موعود کو عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھنے لگا اُس کا ذریعہ حضور کا ایک پورانا خط تھا جو کہ الحکم میں چھپا تھا جس میں کسی دعا کے درخواست کنندہ کو حضرت مرحوم و مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا تھا کہ ان دنوں میں بسبب مرض خارش تکلیف میں ہوں۔ فرمایا کہ اس فقرے پر میں حیران ہوا کہ ایک طرف مسیحیت کا دعویٰ اور دوسری طرف یہ سادگی اور صفائی کہ اپنی خارش کا حال خط میں لکھ ڈالا ہے۔ ایک بناوٹی آدمی ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ اس سے میرا حسن ظن بڑھتا چلا گیا مولوی الٰہی بخش صاحب اپنے عزیز دوست بخشی عبدالرزاق صاحب کے ساتھ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں قادیان تشریف لائے تھے اور یہاں سے لاہور گئے تھے۔ ان دنوں میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے ان کو خط لکھا تھا جو کہ مولوی صاحب نے مجھے دکھلایا۔ فقط اشارہ کرتا تھا کہ یہ آخری ملاقات ہے۔ اس خط کی نقل درج ذیل ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری تو یہی مراد اور یہی خواہش ہے کہ مولوی صاحب بہرحال اگر کم سے کم ایک دفعہ قادیان

میں رہ جائیں۔ اگر رخصت کم ہے تو بڑا سہل طریق ہے کہ آج ہی درخواست دیگر ہفتہ عشرہ کی اور رخصت منگوالیں۔ کیونکہ عمر کا ہرگز اعتبار نہیں ہوا کرتا۔ بہت ملاقاتیں ہیں کہ جو آخری ملاقاتیں ہوتی ہیں اور یہ تو مثل مشہور ہے کہ کار دنیا کسے تمام نکرد ؎

مکن تکیہ بر عمر ناپائدار ٭ مباش ایمن از بازیٔ روزگار

یہ تجویز جو میں نے پیش کی ہے مشکل نہیں ہے۔ مگر کچھ دن اس جگہ رہنا بہت ضروری ہے۔ اتنی دور دراز مسافت سے بار بار آنا اگرچہ عمر بھی باقی ہو مشکل ہے۔ والسلام۔

مرزا غلام احمدؐ - ۲۲ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

محمد کریم خاں صاحب جو مولوی صاحب کے ایک پرانے دوست اور ان کے رنگ میں رنگین ہیں انھیں کی کوٹھی پر ہمارا قیام ہوا تھا جو ایک پُر فضا کھلے میدان میں واقعہ ہے۔ خانصاحب موصوف کے فرزند ارجمند عبدالرشید خانصاحب بھی سلسلہ کے مخلص خادم ہیں **بخشی عبدالرزاق صاحب** پُر جوش اور کارکن احمدی ہیں۔ بخشی صاحب نے ہمیں بنارس کی خوب سیر کرائی۔ وہاں کے مشہور کاریگر جلاہوں کا کارگر بھی دکھلایا۔ اور گھاٹ کی بھی سیر کرائی وہ مسجد جو کہ تمام بتخانوں سے اونچا سر نکالے اب تک اسلامی توحید کا وعظ کر رہی ہے اُس کے مینار پر بھی چڑھایا جہاں سے سارا شہر نظر آتا ہے۔ وہاں بھی ہم نے باری تعالیٰ کے حضور دعا کے واسطے ہاتھ اٹھائے۔ بخشی صاحب کے لائق فرزند خلیل الرحمٰن صاحب جو کبی۔ اے میں پڑھتے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں کامیاب کرے۔ اور عزیزان سعید الرحمٰن و حبیب الرحمٰن و فضل الرحمٰن بھی فضل رحمانیت سے حصہ لیں۔ یہاں کے ایک جوشیلے احمدی میاں شبراتی ہیں۔ شاید شب برات کو پیدا ہوے ہونگے اسواسطے ان کا نام ہوگیا۔ مگر حضرت عیسیٰ نے جو خدا کی بادشاہت کی مثال اُن عورتوں کے ساتھ دی ہے جو دولہا میاں کی برات کو لینے کے واسطے رات کو نکلیں تو اس لحاظ سے یہ صاحب صحیح معنوں میں شب براتی ہیں کیونکہ وہ آسمانی بادشاہت کی برات میں داخل ہوے۔ اور اُس برات کے دولہا کی خدمت میں راسخ الاعتقادی کے ساتھ حاضر ہوے۔

حکیم کریم بخش صاحب و حکیم خدا بخش صاحب بڑے اخلاص سے پیش آئے۔ **سید حبیب شاہ صاحب** شاہ سوار جو کہ ایک مسجد میں امامت بھی کرلتے ہیں اور اپنی بھی ایک مسجد بنوائی ہے۔ گویا بنارس میں تین احمدیہ مساجد ہیں کیونکہ ایک اُس محلہ میں ہے جہاں مولوی الٰہی بخش صاحب و بخشی صاحب و خانصاحب رہتے ہیں۔ اور احمدی جماعت زیادہ تر یہیں جمع ہوتی ہے۔ سید صاحب ایمانی قوتوں کے شیدائی ہیں اور قدرت کے کھیل دیکھنے کا انہیں بہت شوق ہے۔ شاہ سواری بھی کرتے ہیں اور ایک ہوٹل بھی جاری کر رکھا ہے۔ جو اسٹیشن کے قریب ہے اور دوستوں کے نام یہ ہیں۔ میاں عیدو صاحب میاں محمد خالد صاحب۔ میاں نور محمد صاحب میاں شکور محمد صاحب میاں محمد عثمان صاحب میاں محمد عبدالعلیم صاحب محمد سمیع خانصاحب محمد اسمٰعیل صاحب۔ شیخ عالم شاہ صاحب۔ منشی شاہ سرن صاحب اس سلسلہ کے ساتھ بہت عقیدہ رکھتے ہیں۔ دعا کی قوتوں کے قائل ہیں۔ اخبار بدر کے خریدار ہیں اور ضروریات سلسلہ میں چندہ بھی دیتے ہیں۔ اب ایک خاص دوست کا ذکر کر کے احباب بنارس کی فہرست کو میں ختم کرتا ہوں۔ اُن کا نام نامی ہے **عبدالواحد صاحب** یہ بزرگ مہاراجہ صاحب بنارس کے خاندان میں حضرت کے پرانے خدام میں سے ہیں۔ سلسلہ کی مخلصانہ خدمت کے واسطے خدا تعالیٰ نے انھیں بڑا جوش دیا ہے۔

افسوس ہے کہ ہماری کشش ایسی زور آور نہ تھی کہ ان کی ملاقات نصیب ہوتی۔ اچھا یار زندہ صحبت باقی۔ خدا تعالیٰ ان کا اور تمام احباب بنارس کا حامی و ناصر رہے۔

چتر اکوٹ میں ایک ہی رات ٹھہر کر میں واپس بنارس آیا۔ چونکہ مولوی سید سرور شاہ صاحب کو چتر اکوٹ جانے سے پہلے الہ آباد روانہ کیا تھا اس لئے میں بھی بنارس سے الہ آباد گیا جہاں ایک دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا۔ مگر چونکہ قادیان کے ایک خط سے حضرت خلیفۃ المسیح کو چوٹ آجانے کی خبر مل گئی تھی اسواسطے الہ آباد کا زیادہ قیام ملتوی ہوا۔ اور اگر مولوی سرور شاہ صاحب میرے ہمراہ ہوتے تو الہ آباد میں اُترنا بھی ملتوی کر دیا جاتا۔ لیکن رفیق راہ کا ساتھ لینا ضروری تھا اس واسطے الہ آباد میں اُترے تو معلوم ہوا   کہ اُسی شب کے واسطے

مسلم ہال الہ آباد میں لیکچر

کا اشتہار ہوچکا ہے۔ مولوی سرور شاہ صاحب اس سے گذشتہ شب اسی جگہ تقریر کر چکے تھے اور اب بھی انھیں کا نام مشتہر کر دیا گیا تھا۔ لیکن چونکہ ہم زیادہ وہاں ٹھہر نہ سکتے تھے اور سب سے پہلی ڈاک گاڑی جو ہمیں مل سکتی تھی اُس میں واپس آنا ضروری تھا اسواسطے احباب نے اصرار کیا کہ رات کو میں ہی تقریر کروں۔ چنانچہ اس شب سلسلہ نبوت کے ذریعے اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر میں نے ایک تقریر کی۔ الہ آباد میں ہم اپنے پیارے دوست بابو محمد عثمان صاحب قریشی اور مولوی احمد علی صاحب ایم۔ اے۔ کے مکان پر ٹھہرے ہر دو صاحب ایک ہی جگہ رہتے ہیں اور انھیں کی تحریک سے وہاں روزانہ درس قرآن شریف بھی ہوتا ہے۔ صبح کا کھانا ہم نے برادران عبدالعزیز و محمد فاضل صاحبان کے مکان پر کھایا اور الہ آباد کے دیگر احباب میر حیون علی وغیرہ سے بھی ملاقات ہوئی اس مختصر قیام میں ہم الہ آباد میں چنداں پھر نہیں سکے۔ لیکن بھائی جان منشی عزیز الرحمٰن صاحب کی مہربانی سے جو آج کل نمائش میں کچھ کام کرنے کے واسطے وہاں گئے ہوے ہیں نمائش کی ساخت اور اُس کی عمارتوں اور سجاوٹ کا ایک حصہ دیکھنے کا موقعہ مل گیا۔ قادیان آتے ہوے راستہ میں پرتاپگڈھ کے سٹیشن پر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے اپنی زیارت سے مشرف کیا۔ عزیز صلاح الدین اور برادر محمد جلیل بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اٹاوہ کے اسٹیشن پر سید ناصر علی صاحب - اور علیگڈھ کے اسٹیشن پر قاضی محمد عبداللہ صاحب مرزا عزیز احمد صاحب اور عزیز عبدالعلی صاحب ہماری ملاقات کے واسطے موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ کہ انھوں نے رات کے وقت ہماری محبت کیخاطر اس قدر تکلیف اُٹھائی۔

خلاصہ رپورٹ

اس سفر میں ہم نے آمد و رفت میں دو ہزار سے کچھ زائد میل طے کئے۔ کل اٹھارہ دن خرچ ہوے دس جگہ قیام ہوا اکیس لیکچر ہوئے تین ہندو نو مسلم ہوے۔ چودہ کس نے خطوط بیعت لکھے اخیر میں پھر ضروری ہے کہ میں

اللہ تعالیٰ کا شکریہ

کروں کہ اُس کے محض فضل اور رحمت سے اس سفر میں ہم پر بہت سے برکات نازل ہوے۔ علاوہ اس کے کہ ایک تعداد سلسلہ حقہ میں شامل ہوئی۔ اور انھوں نے بیعت کے خط لکھدئے۔ ایک بڑی جماعت کے دل سے شبہات دور ہوے۔ اللہ تعالیٰ

نے حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں خدام کے حق میں قبول کیں اور ہماری کوششوں کو بارآور فرمایا۔ سفر کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ بہت سے دوستوں کے ساتھ خصوصیت سے ملاقات اور واقفیت کا فخر ہم کو حاصل ہوا۔ علاقہ منٹگمری و بھاگل پور کی جماعت میں جس قدر اخلاص ہم نے دیکھا وہ قابل رشک ہے۔ قاعدہ ہے کہ سفر میں دعا کے واسطے تحریک کا بہت ذریعہ ہوتا ہے۔ دو تین دفعہ مجھے خاص طور پر اس سفر میں دعا کے واسطے توفیق عطا ہوئی اور بہت دیر تک رہی۔ میں کس کس کا نام یہاں لوں اور نام لینا شاید مناسب بھی نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود اور آپکے اہل بیت بالخصوص حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح سے چلکر ہر ایک مہاجر اور حاضر اور دور و نزدیک کے رہنے والے دوستوں کے واسطے میں نے دل کھول کر دعائیں کیں۔ جو احباب اس نابکار کے ساتھ محبت کا خاص تعلق رکھتے ہیں وہ کیوں کر بھول سکتے تھے۔ مگر ربی الوسیع میں کسی کو بھی نہیں بھولا۔ اور ایسے وقت میں جب کہ دعا کا دروازہ مجھ پر کھولا گیا۔ میں احباب ذی شان کی تلاش میں ہندوستان سے باہر بھی نکلا اور افریقہ سے گزرتا ہوا امریکہ تک بھی پہونچا تاکہ سب کو اس دروازے سے ایک دفعہ گذار دوں۔ بندے کے اختیار میں تو اتنی ہی بات تھی۔ آگے قبولیت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جس کے رحم کے سوائے نہ کوئی دعا کارگر ہے اور نہ کوئی دوا شفا دہ ہے۔ اے خدا تو اپنے عاجز بندوں پر رحم فرما۔ ہماری کمزوریوں کو دور فرما اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلا سب نیچے گرانے والے ابتلاؤں سے بچا۔ ہر موقعہ پر ہمارا قدم آگے بڑھا۔ تو رحیم ہے تو قدیم ہے۔ تو کریم ہے۔ تیرے بن ہمارا کوئی سہارا نہیں تیرے فضل کے سوائے کوئی چارہ نہیں۔ تیرے رحم کے سوائے ایک دم کا بھی گذارہ نہیں بخش ہم الگدم[1] ہمیشہ کے لئے تیرے ہو جاویں اور تو ہمارا دل ہو جاوے۔ آمین یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ وخلفائہ۔ آمین یا رب العالمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

[1] علاقہ منٹگمری کا محاورہ ہے۔ الگدم کے معنے یک لخت اور ہمیشہ کے ہیں

مختصر رپورٹ جلسہ احمدیہ سالانہ قادیان

الحمد للہ جلسہ سالانہ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ دسمبر کو تین روز منعقد رہا۔ اور بخیر و خوبی ہر طرح سے برکت و کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

پروگرام چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ الرحمٰن کی علالت طبع کے سبب کچھ قیاس نہ ہو سکتا تھا کہ آپ کس وقت کچھ تقریر فرما پسند کر سکیں گے اس واسطے کوئی پروگرام پہلے سے انجمن شائع نہ کر سکی۔ تاہم روزانہ پروگرام کی اطلاع احباب کو ہر صبح ہو جاتی تھی۔

۲۵- دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء بعد نماز ظہر۔ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ہوئی۔ نو واردوں نے سلام مصافحہ کیا۔ اور نذرانہ پیش کیا

۲۶- دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء۔ صبح گیارہ بجے سے نماز ظہر تک۔ تقریر حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب ہوئی۔ بعد جمع نماز ظہر و عصر۔ اپیل خواجہ کمال الدین صاحب پیش ہوئی۔ جس کے بعد چندہ جمع ہوا۔

۲۷- دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء۔ صبح گیارہ بجے سے نماز ظہر تک حضرۃ مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر ہوئی اور بعد جمع نماز ظہر و عصر حضرت خلیفۃ المسیح نے تقریر فرمائی اور نو مریدین نے بیعت کی اس کے بعد کانفرنس ہوئی۔

ان کے علاوہ مولوی عبد اللہ صاحب ساکن بمبئی نے صاحبزادہ کے لیکچر کے واسطے سے لوگوں کے جمع ہونے سے قبل ایک تقریر کی اور اسی طرح مولوی عبد الماجد صاحب بھاگل پوری نے بھی فاضل امروہوی کے خطبہ کے بعد مختصر تقریر کی۔ حضرت میر حامد شاہ صاحب نے ۲۶ر کو اور ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب بسمل نے ۲۷ر کی صبح کو اور مولوی عبد الصمد صاحب نے شام کو اپنی نظمیں پڑھیں۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی احمد نور صاحب نے بزبان پشتو اہل افغانستان کے سامنے تقریریں کیں جس میں انہیں حضرت مسیح موعود کی صداقت اور گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت اور امن پسندی اور موجودہ زمانہ میں جہاد کی حرمت کا مذہبی رنگ میں یقین دلایا۔

حضرت خلیفۃ المہدی علیہ السلام کی ہر دو تقریریں مدرسہ کے بورڈنگ کے صحن میں ہوئیں اور ان کے علاوہ وقتاً فوقتاً جو اصحاب ملاقات کے واسطے آنے کے لئے جوق در جوق جاتے رہے ان کو بھی حضرت نصائح فرماتے رہے اور خصوصیت کے ساتھ تمام انجمنوں کے پریزیڈنٹوں اور سکرٹریوں کو بلا کر ایک نصیحت فرمائی اور ایک نصیحت طلباء کے کالج کو بلا کر کی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب۔ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی تقریریں مسجد النور کے صحن میں ہوئیں۔ حضرت فاضل امروہوی کی تقریر مسجد اقصےٰ میں ہوئی۔ کانفرنس مسجد مبارک میں ہوئی۔

ان کے علاوہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور فاضل سنوری صاحب نے بعض ڈیروں پر احباب کو اپنے وعظ و نصائح اور دلائل عجیبہ سے خوش وقت کیا۔ سادھو سنگت کا بھی جلسہ ہوا۔ انجمن راجپوتان و انجمن احمدی کاریگران کا بھی جلسہ ہوا۔

مہمانوں کی آمد و رفت مہمانوں کی آمد ۲۳ر دسمبر کی شام کو شروع ہوئی۔ سب سے پہلے جو جماعت آئی۔ وہ دوالمیال ضلع جہلم کی جماعت تھی جن کے لیڈر مولوی کرم داد صاحب ہیں۔ امروہہ سے حضرت سید محمد احسن صاحب مدراس سے سیٹھ عبد الرحمان صاحب۔ بھاگلپور سے مولوی عبد الماجد صاحب۔ منٹگمری سے حکیم خلیل احمد صاحب۔ کشمیر سے حاجی عمر ڈار صاحب بمعہ ایک جماعت۔ افغانستان سے ایک جماعت۔ سندھ سے خان صاحب محمد حسین خان صاحب بن حاجی موسیٰ خان صاحب و شیخ محمد اسمٰعیل صاحب۔ یہ صاحبان تو بہت دور کے علاقوں سے تھے۔ اور شاہجہان پور سے سید مختار احمد صاحب برادران۔ میرٹھ سے جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج و برادر حامد حسین خان صاحب۔ رام پور سے خان صاحب محمد ذوالفقار علی صاحب بمعہ پسران خود۔ منصوری سے حافظ عبد المجید صاحب دہلی سے میر قاسم علی صاحب وغیرہ۔ وبعض دیگر علاقوں کے دوست خاص پنجاب کے جماعتہائے سیکھوان۔ بٹالہ۔ ہریان امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ سیالکوٹ۔ جموں۔ چینیہ گجرات۔ لائل پور۔ سانگلہ۔ جہلم۔ چنگا۔ دوالمیال۔ راولپنڈی پشاور۔ میاں میر۔ سرگودہ۔ بھیرہ۔ جلہ۔ ملتان۔ ماہل پور۔ ظفر وال تلونڈی۔ قلعہ صوبہا سنگھ۔ بن باجوہ۔ ڈسکہ۔ جھنگ۔ فیروز پور۔ چونڈہ۔ قصور۔ میانوالی۔ پوپلہ۔ درہٹک۔ بدوملی۔ ڈیرہ غازیخان ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ بمبئی۔ انبالہ۔ شملہ۔ بنگہ۔ چھمد۔ پٹیالہ۔ کپورتھلہ۔ سرو ملی گڑھ۔ سکندرپور۔ راہوں۔ لبی۔ بہاول پور۔ گمٹھالیاں۔ اودھمہ۔ خوشاب۔ وغیرہ وغیرہ مقامات سے لوگ آئے۔

کل تعداد بموجب اندازہ ناظمان لنگرخانہ اڑھائی ہزار کے قریب تھی۔ مقاصد یا انتظام صدر انجمن کے لئے جو چندہ ہوا۔ اس کی تعداد سات ہزار روپیہ ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر اس اخبار میں درج کی جاتی ہے۔ باقی تقریریں بھی انشاء اللہ رفتہ رفتہ درج اخبار ہوں گی۔

بیعت بیعت کا سلسلہ اس کثرت سے اور ایسی طرح سے جاری رہا کہ صحیح تعداد نئے بیعت کنندگان کی نہیں بتلائی جا سکتی کیونکہ بیعت کے واسطے آدمیوں کی کثرت کے سبب کئی ایک پگڑیاں بطور رسیوں کے ہر طرف پھیلا دی جاتی تھیں۔ جن کا ایک سرا حضرت صاحب کے ہاتھ میں ہوتا تھا اور پھر کوئی ایک شخص بآواز بلند حضرت صاحب کے ساتھ ساتھ بیعت کے الفاظ

دُہرایا جاتا تھا۔ اور سب کہتے جاتے تھے۔

تکالیف کا ثواب

محض رضائے الٰہی کے حصول کیواسطے احباب نے جو استے سفر کی تکلیف اٹھائی اس کا اجر اُن کو خدا ہی دیگا اور حضرت خلیفۃ المسیح نے درد دل کے ساتھ جو دعائیں ان سب کے واسطے کی ہیں وہ انشاء اللہ اپنے وقت پر بار آور ہوں گی۔ اتنے بڑے مجمع میں ممکن ہے کہ بعض احباب کو مکان روشنی یا کھانے وغیرہ کے متعلق کچھ تکلیف بھی ہوئی ہو۔ اگرچہ اکثر احباب ایسی تکالیف کو بھی یہاں تکلیف نہیں سمجھتے لیکن سب دل یکسان نہیں۔ اس واسطے بہتر ہو گا کہ احباب اپنی اپنی جگہ غور کر کے قابل اصلاح اُمور سے صاحب سکرٹری انجمن کو اطلاع دیں اور نقص اور اس کے علاج کے متعلق اپنا مشورہ لکھ بھیجیں تاکہ انتظام جلسہ کے معاملہ میں بھی اس سال کے تجربہ سے اگلے سال فائدہ اٹھایا جاوے۔

شکریہ

انتظام کے متعلق ان والنٹیرز کا شکریہ ضروری ہو جنھوں نے بخوشی اس سلسلہ کی خدمات کو اپنے ذمہ لیا اور ان کو پورا کیا۔ اکبر شاہ خان صاحب معہ اپنی بہادر پارٹی کے۔ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ ماسٹر محمد دین صاحب۔ میاں فخر الدین صاحب۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب۔ شیخ محمد نصیب صاحب وغیرہ۔

نالے حج نالے منج

یہ ایک پنجابی مثل ہے کہ حج کے ساتھ آدمی تجارت بھی کر آوے تو جائز ہے جب حج کے لئے جائز ہے تو جلسہ میں کیوں جائز نہیں اور بعض احباب نے اس سے فائدہ بھی اٹھایا ہے خدا انھیں برکت دے لیکن افسوس ہے کہ دو ایک مثالیں ایسی بھی قائم ہوئیں کہ تجارت میں غرق ہو کر جلسہ کے وعظ و نصائح اور حضرت کی زیارت سے انھیں ایسی محرومی رہی کہ سکھر امم بزاز بھی عین جلسہ میں حضرت کے حضور سلام اور مصافحہ سے مشرف ہو گیا تھا۔ مگر وہ جیسے تھے اور جہاں تھے ویسے اور وہیں رہ گئے۔

ایک پیارے دوست کا جنازہ

آہ! یہ کس دوست کا ذکر ہے ایوب صادق کا۔ ہمارے اکثر احباب

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم و مغفور

برادر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے نام نامی سے واقف ہیں۔ یہ نوجوان چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ فاضلکا ضلع فیروزپور میں دفن کئے گئے تھے اس بات کو گیارہ سال گذرے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بھی اجازت حاصل کی گئی تھی اور اب حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے اس مرحوم بھائی کا جسم مبارک صندوق میں بند یہاں لایا گیا۔ حضرت نے معہ جماعت جنازہ پڑھایا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ ہمارے دوست ڈاکٹر مرزا صاحب عزیز مرحوم کے سوانح لکھوا رہے ہیں اس واسطے مجھ کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ اس عزیز کو محبت کا ایسا گہرا تعلق تھا کہ آج تک جس قدر جنازے نماز کی میں نے نمازیں پڑھی ہیں مجھے یاد نہیں کہ کسی میں بھی اُس عزیز دوست کیواسطے دُعا کرنا مجھے بھولا ہو۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

ضرورت ملازمت

ہمارے ایک عزیز لاہور انجینیرنگ اسکول کے پاس یافتہ آجکل فارغ اور ملازمت کی تلاش میں ہیں کیا کوئی صاحب اس میں امداد کر کے مشکور فرما سکتے ہیں۔

مبارک

ہمارے مکرم دوست محمد ابراہیم حاجی موسیٰ خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک اور فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے احباب سے درخواست ہے کہ مولود مسعود کے واسطے دُعائے سعادت و عافیت و درازیٔ عمر کریں۔

ہم کو پیارا جاننے والے صاحب کون ہیں

ایک صاحب کا پنسل کا لکھا ہوا پوسٹ کارڈ ملا۔ لکھتے ہیں آپ کو پیارا جان کر تکلیف دیتا ہوں۔ کچھ کتابیں وغیرہ طلب کی ہیں۔ مگر اپنا نام نہیں لکھا ڈاکخانہ کی مُہر بھی نہیں پڑھی گئی اس واسطے تعمیل سے معذوری ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ جو ہمیں پیارا جانتے ہیں ہم ان کا خط بھی پہچان نہیں سکے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرے۔

تلاش انگوٹھی گم شدہ۔

ایک بچے کے ہاتھ میں سے ایک سونے کی انگشتری ایام جلسہ کے بعد ۲۸ دسمبر کو غالباً بعد نماز عصر گر گئی ہے اگر کسی صاحب کو ملی ہو۔ تو دفتر میں واپس کر کے مشکور فرماویں۔ بچہ وہی ہے جو حضرت صاحب کی نظمیں خوش الحانی سے پڑھا کرتا ہے۔

نیز ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب تسبمل جو اُس کمرہ میں ٹھہرے تھے جہاں پہلے دفتر بورڈنگ ہوتا تھا کہتے ہیں کہ ان کے مبلغ بتیسا روپے ایک کاغذ میں رہ گئے ہیں وہ بھی تلاش طلب ہیں۔

دعا مدد

برادرم شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد کے گھر میں علیل ہیں احباب ان کی صحت و عافیت کے واسطے دُعا کر کے مشکور فرماویں۔

احتیاط

بعض لوگ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بدر وغیرہ کسی اخبار کی قیمت یا چندہ لنگر و مدرسہ وغیرہ روانہ کرتے ہیں اور پھر کوپن میں حکم کر بھیجتے ہیں کہ حضور اس کو تقسیم کریں اور اپنے اپنے دفاتر میں پہنچا دیں۔ ایسے صاحبان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ طریق سوءِ ادب میں داخل ہے دفتر محاسب ایسی خدمات کی ادائیگی کے واسطے ہر وقت طیار ہے ایسی رقوم دفتر محاسب میں روانہ کرنی چاہیئے۔ وہاں سے تقسیم ہو جاتی ہیں اور سب کو باضابطہ رسید لے کر پہنچا دی جاتی ہے۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز ناجائز

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں سوال پیش ہوا۔ کہ جموں کے بعض مولوی صاحبان و ان کی جماعت احمدیہ کو کہتے ہیں کہ ہم آپ احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کے واسطے طیار ہیں آپ ہمارے امام کے پیچھے پڑھ لیا کریں۔ ہم آپکے امام کے پیچھے پڑھ لیا کریں گے۔ ان صاحبان کو کیا جواب دیا جاوے۔

فرمایا کہ ان کو کہہ دو۔ کہ قد بدت البغضاء من افواھکم وما تخفی صدورکم اکبر۔ جب تم ہمارے امام کو مفتری جانتے ہو اور مفتری ڈاکو کنجر دہریہ سے بدتر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا۔ تو پھر ہم تمہارے پیچھے کس طرح نماز پڑھ سکتے ہیں۔

فرمایا۔ کیا اتنی ترقی جو جماعت کو اب تک ہوئی ہے وہ منافقت کے میل ملاپ سے ہوئی ہے۔ ہرگز نہیں ایسے میل ملاپ سے کوئی فائدہ نہیں جسمیں منافقت پائی جاوے۔

ایک نئی تصنیف

عقائد احمدیہ

ایک عرصہ سے زیادہ خطوط مختلف اوقات میں خود میں نے پڑھے ہونگے جسمیں احباب کوئی ایسی کتاب طلب کرتے ہیں جسمیں سلسلہ احمدیہ کے تمام عقائد بالدلائل مجموعی طور پر یکجا لکھے گئے ہوں اس قسم کی کتاب کی واقعی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ جو لوگ نئے نئے سلسلہ میں شامل ہوتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ اب ہمیں کیا کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے۔ دوم۔ بعض احباب غیر احمدی دوستوں میں تبلیغ کے خیال سے ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جو مختصر بھی ہو جامع بھی ہو کم قیمت بھی ہو تاکہ اس کے ذریعے اپنے سلسلہ کی اشاعت کر سکیں۔

سو آپ کو مژدہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ عقائد احمدیہ اس ضرورت کے لئے کافی ہو گی۔ صرف ۲ر قیمت ہے۔ اسمیں بتلایا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسیح موعود ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ اور احمدیوں کا اللہ تعالیٰ۔ ملائکہ۔ کتب۔ انبیاء۔ یوم آخر کی نسبت کیا عقیدہ ہے حتی الوسع کوئی بات باقی رہنے نہیں دی۔ ذی استطاعت اصحاب بہت سی جلدیں منگوا کر بطور تبلیغ تقسیم کریں۔ اس کتاب کا دوسرا حصہ سنت احمدیہ ہے جو بہر ہو گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو ۔ والملائکۃ واولوا العلم قائماً بالقسط ۔ لا الہ الا ھو العزیز الحکیم ۔

حمد باری تعالےٰ اللہ جلشانہٗ کا بہت بڑا احسان اور بہت بڑا کرم اور فضل ہوا ہے کہ مجھ کو آپ لوگون سے ملاقات کا زندگی مین پھر موقعہ ملا ہے ۔ مین کوئی لمبی تقریر خصوصاً کھڑے ہوکر آواز بلند سے پہنچانے مین کسی قدر اس وقت معذور دیکھتا ہون اس واسطے **ایک ضروری بات** تمہین پہنچانی چاہتا ہون ۔

مین اُمید کرتا ہون کہ جس طرح مین نے اپنے اُوپر بہت بوجھ رکھ کر ہمت الٰہیہ سے یہ بات کہنی چاہی ہے ۔ اللہ جل شانہٗ تم کو توفیق دے کہ تم اس میری بات کو دل سے مانو اور دل سے مان کر زبان سے اقرار کرو ۔ پھر اسی کے مطابق تمہارا عملدرآمد ہو ۔ تمام وہ قومین جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی مین ۔ وہ سب کی سب اس بات کو مانتی ہین کہ کلمہ طیبہ یعنی لا الہ الا اللہ کے واسطے کیا کیا کوششین ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کین اور یہی

لا الہ الا اللہ

جو فقرہ ہے ۔ اس کے پہنچانے کے لئے ۔ ہماری سرکار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ برس تک اپنے ملک مین بڑی بڑی تکالیف شدیدہ کو برداشت فرمایا ۔

آخر اس لا الہ الا اللہ کی مخالفت کے باعث آپ کو وطن بھی چھوڑنا پڑا ۔ جب ان شریرون نے تکلیف کو حد سے بڑھا دیا ۔ تو اس رحمۃ للعالمین نے ہر طرح سے مقابلہ کیا اور انہی کی کوشش سے اس کلمہ کی اشاعت ہوئی ۔ چنانچہ ہم سب جو موجود ہین ۔ لا الہ الا اللہ کے قائل ہین ۔ سب انبیاء جو خدا کی طرف سے آئے ہین اسی کلمہ کے لئے انھون نے وہ وہ تکالیف اُٹھائی ہین ۔ جن کے بیان کرنے کے واسطے بہت ہی وقت چاہیئے ۔

اس کلمہ کے تین عظیم الشان فائدے ہین :-

جب انسان منہ سے بولتا ہے ۔ تو مسلمان کہلاتا ہے ۔ وہ معاملات جو ہم مسلمانون سے کر سکتے ہین اس شخص سے کرتے ہین جس کی زبان سے لا الہ الا اللہ سنتے ہین ۔ اسلام ایک عجیب نعمت ہے ۔ اسلام کے معنے اصل مین **صلح** کے ہین اور آشتی کے اور نیک نمونے کے ۔ سلم اور سلم دونون لفظ صلح کو چاہتے ہین ۔ منجملہ ان باتون کے جن سے اسلام نے صلح کو قائم کیا ہے ۔ ایک یہ ہے کہ :-

لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم ۔

تمام وہ قومین جو اللہ کے سوا کسی کو پکارتی ہین ان کے کسی معبود کو کسی بزرگ کو گو وہ اللہ کے سوا ہی ہو اور اس کی وہ پرستش کرتے ہون ۔ ان کو بالکل گالی مت دو ۔ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم ۔ کیونکہ وہ نادان بھی اللہ کو گالی دین گے نا سمجھی سے ۔ یہ لا تسبوا کی دلیل بتلائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام بڑی صلح اور بہت بڑی آشتی کو چاہتا ہے ۔ اس کے معنے فرمانبرداری کے بھی ہین اور ہر ایک کی فرمانبرداری نہین بلکہ اللہ کی فرمان برداری اور اوس کے رسولون کی فرمانبرداری اولوا الامر کی فرمانبرداری ۔ اس کا نام اسلام رکھا ہے اسلام کے معنے فرمانبرداری ۔ مگر الاسلام کے معنے خاص فرمانبرداری

اسلام کے لفظ سے ایک سُلّم لفظ بھی نکلا ہے ۔ سُلّم ۔ اس سیڑھی کو کہتے ہین جس سے انسان بلندی کی طرف چڑھتا ہے ایسے ہی ہماری ترقیات کے لئے اور بلند مراتب پر پہنچانے کے واسطے خدا نے اسلام کو بھیجا ہے ۔ اس کے نمونے دیکھ لو

راز خلافت جناب ابوبکرؓ اور ان کے والد مکہ کے صنادید اور عمائد سے نہ تھے ۔ مگر اسلام ہی تھا کہ اس فرمان برداری نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین بنا دیا ۔ جناب عمر ایک دفعہ حج سے واپس آتے ہوئے ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے ۔ کئی آدمی ساتھ تھے ۔ رُعب کے سبب کسی کی ہمت نہ پڑتی تھی ۔ کہ وجہ دریافت کرے مگر حذیفہ کو جناب سے بہت بے تکلفی تھی اس نے پوچھا تو فرمایا ۔ خطاب کا بیٹا یہان اونٹ چرایا کرتا تھا ۔ ایک دفعہ اس کے باپ نے اسے یہان جھڑکی دی تھی ۔ آج اسلام نے اسے اس بلندی پر پہونچا دیا کہ لاکھون آدمی ایک اشارہ پر خون بہانے کو تیار ہین ۔

اِسی لفظ سے سلامتی نکلی ہے جس سے حفاظت کے معنے پیدا ہوتے ہین ۔ عجیب قسم کی حفاظت مومن کو عطا ہوتی ہے ۔ مین نے پینتالیس برس سے بہت زیادہ طب کی ہے ۔ مین نے کبھی کوئی اسلام مین فرمان بردار ہو کر آتشک مین سوزاک مین مبتلا نہین پایا ۔ بہت سے حکام کے ساتھ تعلقات رکھے ہین ۔ مین نے کبھی نہین دیکھا کہ اسلام کے سبب کسی کو بید لگے ہون ۔ کوئی تکلیف کسی کو اسلام کے باعث نہین پہونچی ۔ بلکہ اگر خدا تعالیٰ کو مومن کی خاطر جہان غرق کر دینا پڑے تو اسے پروا نہین ۔ کیا (حضرت) نوح (علیہ السلام) کے زمانے مین پروا کی ہے ۔ یہ بات نہایت سچ ہے ۔

ہلاکت سے بچنے کی راہ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ کے یہی معنے ہین کہ یہ وہ کتاب ہے ۔ جس مین کوئی ہلاکت نہین ۔ ریب ہلاکت کو بھی کہتے ہین ۔ جیسے قرآن شریف مین فرمایا ۔ نتربص بہ ریب المنون ۔

لا ریب فیہ ۔ کے یہ معنے ہوئے کہ قرآن کی تعلیم مین کوئی ہلاکت نہین ہوتی ۔ ابھی کل کی بات ہے پرسون رات کی ۔ ایک نکتہ معرفت میرے کان مین پہونچا ۔ میری بیوی نے کہا آپ جانتے ہین ۔ کہ آپ کو تکلیف کیون پہونچی ۔ مین نے کہا اللہ کے مخفی در مخفی راز ہین

بیماری کا ایک راز کہا ۔ ایک وجہ میرے خیال مین بھی آئی ہے ۔ کہو تو سناؤن ۔ مین نے کہا ۔ ہان ۔ کہنے لگی ۔ تمہاری عادت تھی ۔ جمعہ کے بعد دعائین مین لگے رہتے ۔ تم وہ دعا کا وقت چھوڑ کر ایک امیر کو ملنے چلے گئے ۔ مجھے یہ نکتہ بہت پیارا لگا ۔ غرض اسلام سلامتی چاہتا ہے اسلام کے بھیجنے والا کا نام السلام المومن المہیمن العزیز الجبار المتکبر ہے ۔ السلام نام ہے اللہ تعالیٰ کا ۔ اسلام کا نتیجہ بہشت ہے ۔ بہشت کا نام بھی دار السلام ہے ۔ لھم دار السلام عند ربھم ۔ اور فرمایا ۔ الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیھا نصب ۔ ولا یمسنا فیھا لغوب ۔

گویا اسلام سکھون کا موجب ہے اور بہت بڑے سکھون کا موجب ہے ۔ اسلام مین کبھی کوئی ہلاکت نہین ہوئی ۔

مین نے اس لفظ کو الٹ پلٹ کے پڑھ دیکھا ہے اس کے سارے لفظون مین خوبیان پائی جاتی ہین ۔ سلم کو الٹا دین ۔ لمس بن جاتا ہے ۔ لمس نرم چیز کو کہتے ہین ۔ مسلمان اشداء علی الکفار اور رحماء بینھم ۔ یعنے آپس مین رحیم کریم ہوتے ہین ۔

اِسی لفظ کو اور الٹا دین ۔ تو لسم بن جاتا ہے ۔ لسم کے معنے یہ ہین کہ انسان حیا کے سبب بعض وقت خاموشی اختیار کرے ۔

مسل بھی اس کا الٹ بنتا ہے اس کے معنے ہین پانی دوسری جگہ پہونچا دینا ۔ مسلمان کا یہ بھی کام ہے کہ دوسرے کو نفع پہنچائے

لمس بھی اس کا مشتق ہے اس کے معنے ہر وقت طلب مین لگے رہنا ۔ پس مسلمان کا یہ بھی کام ہے کہ ہر وقت رضائے الٰہی کی طلب مین لگا رہے مگر جس طرح اسلام دنیا مین صلح آشتی ۔ نیک نمونہ

قائم کرنا چاہتا ہے اسی قدر اگر کوئی موذی اسلام کے لئے پیدا ہوتو اس موذی کا عمدگی سے مقابلہ کرتا ہے۔

قرآن شریف فرماتا ہے۔ وجادلھم بالتی ھی احسن مقابلہ کرو۔ پر ایسی ترکیب سے کرو کہ جس میں خوبیاں ہی بھری ہوئی ہوں پس ہمارے مناظرے غیر قوموں سے اگر ہوں۔ تو اسی طرح

مناظرہ کس طرح سے ہو

سے وہ مناظرے ہونے چاہئیں جس میں خوبیاں ہوں دشمن کی غلطی پر اسے آگاہ کیا جاوے اور اس کے مقابلہ میں اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کی جاویں۔ اور ایک جگہ فرمایا۔ ادفع بالتی ھی احسن۔ مدافعت بھی کرو تو اس طریق سے کہ وہ بہت ہی عمدہ ہو۔ ادفع السیئۃ بالحسنۃ۔ ہر بدی کو کسی خوبی سے ہٹاؤ۔ جب مخالفوں کے ساتھ بھی۔ ہمیں مدافعت میں خوبیاں مدنظر رکھنی چاہئیں۔ تو وہ مسلمانوں کے درمیان تباغض۔ عداوت۔ اور باہم جنگ کیوں کر ہو سکتی ہے۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ مسلمان تو اس وقت مسلمان ہوتا ہے۔ کہ جو صلح کار لوگ ہیں انکی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں۔ میں جانتا ہوں کہ چند آدمیوں کے درمیان محبت کا قیام۔ اخوت کا استحکام محض فضل الٰہی سے ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم۔ ساری زمین کی کل بھر کر اگر دیدو۔ تو بھی الفت پیدا نہیں ہو سکتی۔ (یہ تو بات اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کر دی ہے) اور فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا ... فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ خدا کے فضل سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔

دعائیں کرو

میرے احباب میرے عزیز دوستوں پر واجب ہے جناب الٰہی سے باہم الفت۔ محبت اور اخوت کے لئے دعا کیا کریں۔ مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگائے کہ یہ جماعت نہ بنے۔ مگر اب تم اس قدر لوگ موجود ہو۔ یہ جناب الٰہی کے فضل کا نمونہ ہے۔

دوسرا امر تبہ۔ لا الٰہ الا اللہ کا یہ ہے۔ کہ جب یہ کلمہ دل میں رچ جاتا ہے اس وقت انسان کو مؤمن کہتے ہیں مؤمن کا لفظ خود بھی امن سے مشتق ہے۔ یہی اسلام کا اعلےٰ مقام ہے۔ مؤمن امن میں تبھی رہ سکتا ہے کہ دشمن کا مقابلہ بھی کرے۔ عکل عرینہ کے چند موذی مدینہ میں آکر بعض صحابہ کرام کو قتل کیا۔ لکھا ہے۔ مثل اعینھم ان کی آنکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چروادی تھیں تا ایذاء سے باز آجاویں۔

مؤمن امن دینے والا اور خود امن میں رہنے والا ہوتا ہے جب یہ کلمہ دل میں رچتا ہے۔ تو مؤمن ایمان کے یمن اور برکات سے متمتع ہوتا ہے۔ یہ ایمان کا باغ جب دل میں لگ جاتا ہے۔ کوئی دکھ اور کوئی ناخوشی اور کوئی خوف وحزن باقی نہیں رہتا۔ میں ایک دفعہ مصیبت کے کسی پنجہ میں گرفتار تھا صبح کی نماز پڑھانے لگا۔ اس وقت میرے دل میں جب یہ لفظ آیا۔ الحمد للہ۔ تو میرے دل نے یہ گواہی دی۔ کہ اس دکھ میں الحمد للہ کا کیا موقعہ ہے۔ اگر کہوں تو منافقانہ الحمد للہ ہے۔ نہ کہوں تو الحمد کے سوا نماز کیسے ہوتی ہے۔ معاً خدا نے بجلی کی طرح سمجھایا۔ کہ جب انسان انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے۔ تو ہر مصیبت کے وقت ہزاروں خوشیاں دیتا ہے۔ تب میں نے انا للہ کہہ کر بڑے بلند آواز سے الحمد للہ کہا یہ اس ایمان کا نتیجہ تھا۔ ایمان سے وہ سارا خوف۔ اور حزن راحت کے ساتھ مبدل ہو جاتا ہے اور وہ مضمون کہ مؤمن جو ہوتے ہیں لاخوف علیھم ولاھم یحزنون ہونے میں۔ میں نے دیکھ لیا۔ یہ ایمان میں کمزوری ہوتی ہے جو مؤمن ناامید ہوتا ہے یا یاس میں آجاتا ہے۔

تیسرا امر تبہ۔ لا الٰہ الا اللہ کا فائدہ وہ ہے جو احادیث صحیحہ میں میں نے پڑھا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب الٰہی میں عرض کیا۔ کوئی مجھے کلمہ سکھایا جاوے۔ جو میری ترقیات کا موجب ہو۔ الہام ہوا۔ لا الٰہ الا اللہ۔ کہو کہا الٰہی جب سے میں نبی ہوا ہوں اسی کلمہ کی اشاعت کی کوشش میں ہوں جناب الٰہی سے الہام ہوا۔ افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ۔ اس سے نئی کوئی بات نہیں۔ یہ بات کہنے کو معمولی ہے مگر سارا قرآن شریف ٹٹول کر دیکھ لو۔ قرآن شریف کے بعد تمام اولیاء کرام اور ان کے ملفوظات اور ان کی تصنیفات کو ٹٹولو۔ ساری بڑائیاں سارے قرب سارے فضل ساری ان کی کرامتیں اسی لا الٰہ الا اللہ کے وظیفے پر موقوف ہیں اس کا نام وہ نفی واثبات کہتے ہیں اور رنگ برنگ الفاظ میں اس کا ذکر کرتے ہیں جیسے محبوب کے چہرے کو تعزلات میں بیان کیا جاتا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایمان کے بعد احسان کا مرتبہ ہے۔ اعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ اللہ کی عبادت کرو گویا تم اسے دیکھتے ہو اگر تم نہیں دیکھتے۔ تو وہ تو تمہیں دیکھتا ہے یہ ایک مقام ہے قرب الٰہی کا جو لا الٰہ الا اللہ میں تدبر سے حاصل ہوتا ہے۔ کچھ زمانہ مجھ کو گذرا ہے۔ مجھ کو اللہ جل شانہٗ نے لا الٰہ الا اللہ کے معنے بتلائے کہ انسان غور کرے اس کی ہستی کیا ہے۔ ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا۔ انسان پر وہ زمانہ بھی گزرا ہے کہ وہ کچھ چیز نہ تھا۔ اس عدم میں اس کی خواہش کیا مطالب کیا۔ جناب الٰہی کے فضل نے عدم سے موجود کیا۔ من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلنہ سمیعا بصیرا۔

خدا جانے کیوں درمیان اس وعظ کے نکتہ خیال میں آیا میں وعظ چھوڑ کر اس کے بیان کرنے میں معذور ہوں

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تین آدمی آئے ایک کو جگہ مل گئی۔ بیٹھ گیا۔ دوسرے نے دیکھا جگہ نہیں۔ تو وہ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز نہ پہنچتی وہیں بیٹھ گیا۔ تیسرے نے کہا آواز نہیں آتی۔ یہاں کیا بیٹھنا چلا گیا۔ نبی کریم کو جناب الٰہی سے الہام ہوا۔ تین آدمی یہاں آئے ایک کو جگہ ملی وہ بیٹھ گیا۔ فاواہ اللہ اللہ نے اسے قرب میں جگہ دی۔ دوسرے کو حیا آئی آگے نہ بڑھا جانے سے مضائقہ کیا۔ اللہ بھی اس کی کرنے سے حیا کریگا۔ تیسرے نے منہ پھیرا۔ خدا بھی اس سے منہ پھیر لیگا۔ شائد کوئی قلب ایسا ہو جسکی وجہ سے یہ تحریک ہوئی۔

حضرت حق سبحانہ نے انسان کو معدوم کو موجود فرمایا اور فرمایا نبتلیہ فجعلنہ سمیعا بصیرا۔ اس پر انعام فرماتے ہیں اور انعام کرتے کرتے اس قدر بڑھایا۔ کہ سمیع بصیر بنا دیا۔ ایک عام طور پر سمیع وبصیر ہیں ایک وہ جو خدا کی آواز سنتے ہیں۔ جناب الٰہی کے حقائق دیکھتے ہیں۔ جس طرح انسان عدم میں بے طاقت تھا اور فضل الٰہی سے باہر آیا اسی طرح ہر وقت اس کو ایک جدید ترقی عطا ہوتی ہے۔ جناب الٰہی کا فضل نہ ہو۔ تو ترقی عطا نہ ہو کل کا کھایا کل کا پیا کل کا مکان کل کا لباس آج ہمارے کام میں نہیں آیا۔ کل کی خوشی کل کی خوشحالی کل کے جو تعلقات کسی کے ساتھ تھے وہ آج کام نہیں۔ ہر وقت اللہ کی ہی نعمتوں کا محتاج ہے اس لئے اس کا نام

الصمد

ہے۔ میں آواز دیتا ہوں ایک حرف کے بعد دوسرا نکلتا ہے۔ اگر ذرا اعانت الٰہی نہ پہنچے تو وہ آواز کہاں سے آسکتی ہے۔ غرض ہر آن میں انسان جناب الٰہی کے فضلوں کا محتاج ہے۔ جتنے کمالات کسی کو نصیب ہوئے ہیں۔ انبیاء ہوں اولیاء ہوں۔ سب کا سب کارخانہ اس کے فضلوں کا ہر آن محتاج ہے۔ اس کے فضل کے بڑے بڑے عجائبات ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ کے یہ معنے ہیں کہ ہر آن میں تم تیرے محتاج ہو۔ اس کا فضل ہی ہوتا ہے تو کام بنتا ہے اس لئے انسان عبد بنتا ہے اور جناب الٰہی معبود بنے ہیں۔

عبودیت

عبودیت کے واسطے تین چیزوں کی بڑی ضرورت ہے۔ تب جاکر عبد۔ عبد بنتا ہے۔ جناب الٰہی

سے اعلیٰ درجہ کی محبت ہو اور جناب آلہی کی اعلیٰ درجہ کی تعظیم ہو۔ اور انسان اسفلے درجہ کے عجز و انکسار و تذلل کے مقام پر ہو۔

محبت پیدا ہونے کے اسباب میں تعظیم آلہی کے پیدا ہونے کے اسباب بھی ہیں۔ تذلل وانکسار کے اسباب بھی ہیں - لا الہ الا اللہ میں غور کرنے سے تینوں کا پتہ چلتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں محبت جو پیدا ہوتی ہے حسن واحسان سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر حسن (حسن کے معنے خوبی کے ہیں) کسی میں ہوتا ہے اور جس قدر ہمارے ساتھ کسی کا احسان ہو اسی قدر اس سے محبت بڑھ جاتی ہے۔ جناب آلہی کے حسن واحسان پر جب ہم غور کرتے ہیں۔ ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ ساری دنیا کے احسان خدا تعالیٰ کے احسان کے جزو ہیں۔ جو دنیا احسان کرتی ہے وہ خدا کے فضل و داد کا نتیجہ ہیں۔ ہم غلہ کھاتے ہیں ایک دانہ سے کئی دانے پیدا کرنا اور وہ زمین وہ ہوا وہ روشنی وہ ظلمت جس کے ساتھ نشوونما وابستہ ہے کس کا کام ہے۔ پھر جانور جو ہل جوتے ہیں کسی ملک میں بیل ہیں۔ ٹٹو ہیں اونٹ ہیں۔ ہاتھی ہیں کہیں گھوڑے ہیں ان کا کتنا بڑا کارخانہ ہے۔ روشنیوں اور ظلمتوں اور جانوروں کا پیدا کرنا جن سے نشوونما ہوتا ہے۔ پھر اس میں لکڑی کی حاجت۔ لوہار کی ضرورت۔ کتنا بڑا کارخانہ ہے۔ یہ تمام کارخانہ جناب آلہی کا عطا کردہ ہے۔ عمدہ سے عمدہ غذا ہے۔ گلہ بند ہے۔ پیٹ میں درد ہے قولنج ہے تو وہ غذا کس کام کی۔ اگر اللہ کا فضل شامل حال نہیں۔ غرض اللہ کے فضل کے سوا کچھ بھی نہیں۔

حسن جتنے ہیں وہ بھی خدا ہی کے فضل پر موقوف ہیں۔ اگر خط وخال کا حسن ہے تو آنکھ کے سوا یہ نعمت بے کار ہے۔ آواز کا حسن ہے۔ تو کان کے سوا کچھ نہیں۔ خوشبوئی کا حسن ہے تو ناک کے سوا کچھ نہیں۔ اگر اعضار کی خوبی کا ہے۔ تو ٹٹولنے کے سوا نہیں۔ غرض سارے حسن واحسان خدا کے حسن و احسان پر موقوف ہیں۔ اگر محبت کا مدار حسن واحسان پر ہے۔ اور واقع میں ہے۔ تو اللہ کے برابر ہمارا کوئی محسن اور حسن والا نہیں تعظیم کا مدار۔ علم کامل۔ قدرت کاملہ پر ہے۔ جناب آلہی کی قدرتوں حکمتوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں سارے علوم خدا ہی کے فیضان سے پیدا ہوتے ہیں۔ پس اعلےٰ تعظیم کا موجب علم و قدرت ہے اور اعلیٰ محبت کا موجب حسن اور احسان ہے۔

اب ادہر ہم دیکھتے ہیں۔ تذلل کی حالت۔ سانس رک جاوے جان سما جاتی ہے۔ اب اس سے زیادہ تذلل کیا ہے۔ جب انسان لا الہ الا اللہ پر غور کرتا ہے اور اسے اپنا انکسار و تذلل معلوم ہوتا ہے اور جناب آلہی کے علم و قدرت کا تماشا دیکھتا ہے اور حسن واحسان کا نظارہ اس کے سامنے سے گذرتا ہے۔ تو وہ لا الہ الا اللہ پکار اٹھتا ہے۔ اس واسطے تمام غفلت کے پردے جو انسان کو قرب آلہی میں واقع ہوتے ہیں ان سب کا علاج لا الہ الا اللہ ہے۔ اس کے بعد میں آیت کی طرف توجہ کرتا ہوں۔

شھد اللّٰہ انّہ لا الہ الا ھو۔ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ لا الٰہ الا ھو۔ اس لا الہ الا اللہ کی گواہی اللہ نے دی ہے گواہی ہمیشہ چند آدمیوں کے سامنے دی جاتی ہے۔ جناب آلہی کی گواہی کے ساتھ بھی تمام رسول تمام انبیار اور تمام اولیار سب کے سب گواہی دیتے ہیں۔ کہ اللہ نے ہم کو کہا کہ لا الہ الا اللہ۔ حضرت موسیٰ کی گواہی حضرت نبی کریم کی گواہی سے قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔ کہ اللہ نے ان کو فرمایا۔ لا الٰہ الا اللہ۔ ہر فرد کے سامنے گواہی ضروری نہیں ہوتی۔

میری دانست میں اللہ کی ہستی اور نبیوں کی صداقت پر یہ بڑی بھاری دلیل ہے۔ کہ تمام انبیار تمام اولیار تمام مجددین سب کے سب متفق ہیں اس بات پر کہ لا الہ الا اللہ معبود حقیقی خدا ہے۔ اور اپنے حسن واحسان۔ علم وقدرت میں کامل ہے۔ اور انسان بڑے انکسار و تذلل کے نیچے ہے۔ دس بیس۔ تیس۔ چالیس۔ پچاس۔ جس بات کے گواہ ہوں وہ بات بھی قابل اعتماد ہوتی ہے کیا حال ہے اس گواہی کا جس کے لئے تمام صداقت کے عاشق۔ صداقت کے محب اس بات پر متفق ہیں اس صداقت کے لئے کوئی بڑا تعلق کوئی بڑا ہی فضل حضرت محمد رسول اللہ پر اللہ کا ہے دنیا میں ہزاروں انبیار آئے۔ ان کی تعلیم کا نام ونشان بھی نظر نہیں آتا۔ پتہ ہی نہیں لگتا۔ پھر ان کی کتابوں کی زبانیں ہی ایسی پرانی ہیں کہ ان کے سمجھنے کے سب سامان مفقود ہو گئے مجھے کبھی کبھی تعجب آتا ہے۔ آریہ مذہب پر۔ کہ دو ارب برس سے وید ہیں۔ ویدوں کی لغت کا نام لیتے ہیں تو دو چار ہزار برس سے بتاتے ہیں۔ بھلا دو ارب کی بات دو چار ہزار برس والے کو کیا معلوم۔ یہ ایک فضل ہے ہم لوگوں پر۔

سلامتی سے اسلام نکلا ہے۔ اس واسطے رسول اللہ کی تعلیم کو اللہ نے محفوظ رکھ دیا۔ یہ بھی ایک اس کی گواہی ہے کس طرح اس نے حفاظت فرمائی۔ قرآن کے زیر و زبر تک محفوظ ہیں۔ پھر قرآن کے پہنچانے والوں اور اس کے معانی کے محافظین۔ مجددوں کا سلسلہ موجود ہے۔ ہم بھی بڑے خوش قسمت ہیں کہیں سنہ ۴۰ سنہ ۵۰ء میں ہوتے۔ تو اپنی آنکھ سے کہاں دیکھتے کہ خدا نے اسلام کی حفاظت فرمائی ہمارے زمانے میں ایک مجدد آیا۔ اس کو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ہم نے اس راستباز سے بارہا سنا کہ جب تک انا الموجود کی آواز نہیں آتی۔ ایمان کامل نہیں ہوتا۔ اللہ اس کی روح اور روان پر بہت سی برکتیں بھیجے کیسی ایک جماعت اللہ نے باوجود عزیم مخالفت کے عطا فرمائی۔ جس طرح جناب آلہی کی یہ گواہی ہے اسی طرح پاک دلوں کے ساتھ جب ملائکہ کا تعلق ہوتا ہے وہ بھی لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہیں۔ اس سے آگے بڑے بڑے علماء بڑے بڑے موجدین کا بڑا اعلےٰ نمونہ ہم نے دیکھا۔ وہ بھی یہی کہتے اشہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے برابر کوئی معبود کوئی محبوب کوئی منعم اور کوئی محسن اور کوئی فضل واحسان کا وجود نہیں کوئی علم اور قدرت میں اس کے برابر نہیں۔ یہ چند کلمات بہت ہی زور لگا کر سنائے ہیں۔ خدا تعالےٰ چاہے تمہارے دلوں کو لا الہ الا اللہ سے بھرپور کر دیوے۔ یہ تعلیم اللہ کی نعمتوں بڑی رحمتوں۔ عجیب نوازیوں کا موجب ہو جاوے۔

ایک خوشخبری

ہمارے سلسلہ احمدیہ کے مشہور و معروف فاضل حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہوی کے مشکوئے معلیٰ میں اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ جس کے لئے میں تمام قوم بالخصوص ناظرین بدر کی طرف سے جناب کو مبارکباد عرض کرتا ہوں اس ۸۷ سالہ عمر میں یہ موہبت آلہی اس بات کی شاہد ہے کہ ہمارے مولوی صاحب پر اللہ تعالیٰ کے خاص خاص انعامات ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو مسیح موعود کی غلامی میں ان ترقیات سے بہرہ ور فرمائے۔ جو صالحین کی ذریۃ طیبہ کے لئے مقدر ہیں۔ عزیز کا نام محمد یحییٰ رکھا گیا ہے جو بہت ہی موزون ہے اس عزیز کی ولادت کے متعلق مفصلہ ذیل نوازش نامہ مومنین کے ازدیاد ایمان کا موجب ہو گا۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب من! خاکسار نزیل قادیان نے آخر شب درمیانی ۶ و ۷ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ کو خواب میں یہ آواز سنی کہ (مولوی صاحب آپ کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے) اور صبح کو منشی غلام صابر صاحب مہر احمدی کو میں نے یہ خواب لکھ بھیجا۔ وہ اپنے کارڈ میں تحریر کرتے ہیں کہ خواب آنجناب قبلہ کا صحیح ہوا۔ خواب نہیں یہ تو الہام

ہے۔ کہ تین روز پیشتر آنجناب قبلہ کو خبر ہوئی۔ کیونکہ یہ برخوردار ۱۲ دسمبر ۱۹۱۰ء مطابق ۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ ہجری کو بروز پیر بوقت شب ۱۲ بجے پیدا ہوا ہے۔ پھر دوسرے روز وہ لڑکا مجھ کو دکھایا بھی گیا۔ اور میں نے اس کو گود میں بھی لیا۔ اور اس کا حلیہ برادر سید اکبر علی صاحب کو لکھ بھیجا۔ برادر صاحب موصوف اپنے کارڈ میں تحریر فرماتے ہیں کہ برخوردار کا حلیہ وہی ہے۔ جو آپ کو دکھایا گیا ہے۔ چہرا گول جسم کلان۔ بینی مناسب مگر موٹی۔ رنگ گورا۔ صورت ہمشکل آپکے۔ ان دونوں خوابوں کی تصدیق اور بھی چند خطوط سے معلوم ہوئی ہے۔ جو میرے پاس موجود ہیں۔ فقط۔ محمد احسن نزیل قادیان

کیا محرم کوئی اسلامی ماتم کا مہینہ ہے؟

ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیا یہ محرم کی نویں یا دسویں واقعی کوئی اسلامی ماتم کا دن ہے۔ سو اس کا جواب یہی ہے کہ ہرگز نہیں۔ قادیان میں جو بعض لوگ بیرونی رسوم سے متاثر آتے ہیں انہیں یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوتا ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اس روز کوئی تعطیل نہیں ہوتی۔ ہماری بچوں سے پوچھا جاوے کہ آج عاشورہ ہے۔ تو وہ بالکل اس سے بے خبر ہوتے ہیں اور ضرور تھا کہ ایسا ہی ہو۔ کیونکہ اسلام تو دنیا و آخرت میں خوشی پھیلانے کے واسطے آیا۔ اس میں کوئی ماتم نہیں۔ بلکہ یہ تو ایسا مذہب ہے کہ مصیبت پر بھی بشارت ہی دیتا ہے۔ چنانچہ تمام قسم کے مالی جانی جسمانی ابتلاؤں کا بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والثمرات ذکر کرکے بشر الصابرین فرماتا ہے۔ بدر کی کسی پچھلی اشاعت میں حضرت امیر کی زبان مبارک کے کلمات درج ہو چکے ہیں کہ ایک مصیبت پر مومن کو سات خوشیاں ہوتی ہیں۔ پس امام حسینؓ کی شہادت کوئی ایسی بات نہیں۔ کہ اس کے لئے ہر سال سوگ ماتم کیا جاوے۔

ریویو

دیسی کلنڈر ۱۹۱۱ء۔ انگریزی کلنڈر تو ہوتے ہی ہیں مگر دیسیوں کے کمروں میں وہ بہت ناقص ثابت ہوتے ہیں کیونکہ ان پر ہجری تاریخ اور ہندی۔ امرتسر ہال بازار کے تاجر کتب نیاز علی صاحب نے مطبع افغانی تین سال سے اس ضرورت کو پورا کر رہے ہیں۔ میں گذشتہ تین سال سے اس کلنڈر کو اپنے دفتر میں اپنے سامنے رکھتا ہوں بہت مفید ثابت ہوا ہے قیمت صرف ایک آنہ ہے۔ خان صاحب موصوف سے منگوائیں۔ (دفتر بدر میں نہیں ہے)

نظم پر امیر حصہ پنجم

کو حصہ کا نقدیر کتابی صورت میں علیحدہ بااہتمام محمد یٰسین و محمد یٰسین تاجران قادیان چھپوایا ہے قیمت نادر رکھی ہے احباب منگوائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایل برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ۔

جب کبھی ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبراکر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سو بھی ہوتا تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کا گھر میں رکھتے ہو۔ اصلی عرق کافور ۲۷ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اکسیر دوا ہے۔ ہر گرمی و ست پیٹ کا درد اور دل کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے رواج کیلئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا۔ بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا۔ یہ سب رواج کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک پانچ آنے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

متفرق حالات کی کتاب مفت طلب کرکے ملاحظہ فرماویں۔

خط - پتہ - نمبر - نام

دعوتوں کی جو مہر بنوانا چاہو۔ کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے فوراً پتہ ذیل سے طلب فرماویں پانچ پانچ حروف اور دو سطر ہندسے معہ لائن ٹائپ۔ ہولڈر۔ چھٹی و خود سیاہی دینے والی گدی فی بکس صرف دس آنے

المشتہر

جیون مل کمپنی گوجرانوالہ (پنجاب)

صدائے اقبال

صاحبان آپ پر روشن رہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان "دو تجارت کا راز" دیا تھا۔ فیس مبلغ للعہ۔ مقرر تھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۲ر کر دی ہے تا کہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں شرائط حسب ذیل ہیں۔ صابن امرتسری قسم اعلےٰ بدون امداد آگ وغیرہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ر میں روانہ ہوگی۔ (۲) پتہ صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب ہے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ تیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاوے گی۔ (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت میری ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈ والی سب ڈاکخانہ کھوڑ ضلع (لائل پور)

کشتہ و سیر

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم کسی کو بہکانے اور کسی کو دھوکا دینا نہیں چاہتے ہیں صرف اسلئے ان کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھاویں۔ کشتہ سیر ان اعلیٰ دوات جو پیشاب کے آگے یا پیچھے آتی ہے بفضل تعالیٰ اسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اسکی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب مدظلہ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا کے فضل سے صحت پائی قیمت فی تولہ ہے بہر رقم محصولڈاک (رسے) سرمہ کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزا ناپیراں و موتی ہیں یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجرب نسخہ ہے۔ انشاء اللہ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر عبدالرحمٰن کاغانی احمدی قادیان ضلع گورداسپور

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کے جو دوسری طرف لفیف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اسپر بدر پریس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت چھپوایا ہے۔ جسکے مفصلہ ذیل عنوان ہیں۔ ابن مریم مرگئے۔ نزول بروزی۔ نشانات ظہور مہدی۔ نشان صداقت اور بڑی غور و فکر کے بعد نہایت مختصر مدلل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے۔ صرف پانچ آنہ سینکڑہ کے حساب سے جلد منگوالیں اور خط و کتابت میں استعمال کریں۔ ہم خرما و ہم ثواب بہت تھوڑے سے چھاپے گئے ہیں بہت جلد درخواستیں کریں۔ اعلیٰ قسم کے کارڈ ۸ر سینکڑہ دیئے جاتے ہیں

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ مبہی۔ مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف و سستی کو اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد مبلغ للعہ فی ڈبیہ یا بذریعہ قیمت طلب ارسل مل سکتی ہے۔

اطلاع

واضح ہو کہ نولکشور پریس نے الٰہ آباد کی عظیم الشان نمائش کے موقع پر عین نمائشگاہ کے پھاٹک کے قریب ایک شاخ کھولی ہے